عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

شمارہ: ۱	۱۳ تا ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق یکم تا ۷ جنوری ۲۰۱۸ء	جلد: ۳۷

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کا حکم

ختمِ نبوت اور بھٹو کا سیکولرازم

عالمِ اسلام کے لیے ایک اور ہزیمت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.om

مذبوحہ مرغی کے انڈوں کا حکم

س:...... میرے بھائی نے دیسی مرغی خریدی، ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ میں انڈے تھے، اس کو نکال کر پکایا گیا تو کسی ساتھی نے بتایا کہ اس کا کھانا تو جائز نہیں، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح ذبح شدہ مرغی کے انڈے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... بلاشبہ ان انڈوں کا کھانا جائز ہے اور حلال ہے، اس میں ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں اگر کسی کی طبیعت نہیں چاہتی تو وہ نہ کھائے لیکن یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"البیضۃ اذا خرجت من دجاجۃ میتۃ اکلت" (فتاویٰ عالمگیری، ص: ۵/۳۳۹، کتاب الکراھیۃ، وایضاً البدائع الصنائع، ص: ۶/۲۱۶ کتاب الذبائح)

پالتو گدھا حرام ہے

س:...... جیسا کہ اکثر علماء کرام سے سنتے ہیں کہ گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے تو قرآن کریم یا احادیث مبارکہ میں اس بارے میں کوئی واضح حکم موجود ہو تو براہ کرم تحریر فرمادیں۔

ج:...... جی ہاں! پالتو گدھوں کا گوشت کھانا ناجائز اور حرام ہے۔ صریح احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ عام متداول کتب حدیث میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے:

"عن انس رضی اللہ عنہ قال صبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر وقد خرجوا بالمساحی علی اعناقھم فلما رأوہ قالوا ھذا محمد والخمیس، محمد والخمیس. فلجاوا الی الحصن فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وقال: اللہ اکبر! خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین. واصبنا حمراً فطبخناھا، فنادیٰ منادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ ورسولہ ینھاکم عن لحوم الحمر فاکفئت القدور بما فیھا۔" (صحیح بخاری، ص: ۱/۴۲۰، کتاب الجہاد)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر کے موقع پر) خیبر پر صبح کے وقت حملہ کیا جب کہ وہاں کے لوگ اپنے کندھوں پر کدال رکھے ہوئے (گھروں سے کام کاج کے لئے) نکل رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو محمد ہیں جو کہ ایک لشکر کے ساتھ آ پہنچے اور ان لوگوں نے بھاگ کر قلعہ میں پناہ لے لی، آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہوگیا، جب ہم کسی قوم کے علاقے میں اترتے ہیں تو ان عذاب سے ڈرائے جانے والے لوگوں کی صبح بہت بُری ہوتی ہے۔ اور ہمیں گھر کے پالتو گدھے ملے تو (ہم نے انہیں ذبح کرکے) ان کا گوشت پکایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (یعنی اعلان پر مقررہ شخص) نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ چنانچہ دیگچیاں ان کھانوں سمیت الٹ دی گئیں۔"

اور صحیح مسلم کی روایت میں اس کی تصریح آئی ہے کہ اعلان کرنے والے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ "فانھا رجس او نجس" کہ ان کے کھانے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ گندی ناپاک اور نجس چیز ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۷ ۱۳ تا ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق یکم تا ۷ جنوری ۲۰۱۸ء شمارہ: ۱

اس شمارے میں!

ملک و آئین کو سازشیوں سے بچائیے!	۵	محمد اعجاز مصطفی
نزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کا حکم	۷	مولانا مفتی محمد عبداللہ مدظلہ
عالم اسلام کے لئے ایک اور ہزیمت	۱۱	مولانا محمد ازہر مدظلہ
ختم نبوت اور بھٹو کا سیکولرازم	۱۳	حامد میر
آداب معاہدہ	۱۵	مولانا فضل الرحیم اشرفی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے اسفار	۱۷	ادارہ
استنبول اعلامیہ، متحدہ مجلس عمل اور......	۲۰	مولانا زاہد الراشدی
خاتم النبیین ﷺ (۲)	۲۳	پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFIZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

مساجد،اذان،نماز،نوافل اور رات کا قیام

حدیث قدسی ۲۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس قسم کی روایت مروی ہے۔اس میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ جب بندہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون سا بندہ مجھ سے بہتر ہے،جس کی طرف تو دیکھ رہا ہے؟ پھر جب دوسری مرتبہ دیکھتا ہے تب بھی اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے، جب تیسری مرتبہ دیکھتا ہے تب بھی یہی فرماتا ہے،اور جب بندہ چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے منہ پھیر لیتا ہے۔(دیلمی)

حدیث قدسی ۲۷: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کی نماز مقرر کردے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ فرشتوں کی نماز ہے،جو چاہے پڑھ لیا کرے اور جو چاہے ترک کردے اور جو شخص پڑھے تو آفتاب بلند ہونے کے وقت پڑھے۔(دیلمی)

حدیث قدسی ۲۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تم پر چند گرہ لگی ہوئی ہوتی ہیں،جب کوئی شخص وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب منہ دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر پر مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب پاؤں کا وضو کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے،پس اللہ تعالیٰ پردے کے پیچھے سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو! اپنے نفس کا علاج کر رہا ہے۔میرا بندہ مجھ سے مانگے جو مانگنا چاہے،جو کچھ طلب کرے وہ اس کے لئے ہے۔(طبرانی)

یعنی جو کچھ مانگے گا وہ ملے گا۔گرہ سے مراد غفلت یا کسل اور سستی کی گرہیں ہیں،جب وضو کرتا ہے اور نماز کے لئے تیار ہوتا ہے تو یہ سب چیزیں دور ہو جاتی ہیں۔

نماز جمعہ

س:……کیا دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا لازمی اور ضروری ہے؟

ج:……جی ہاں! دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا سنت موکدہ میں سے ہے،کسی اور زبان میں خطبے پڑھنا یا دوران خطبہ عربی کے ساتھ کسی اور زبان کی باتیں ملانا سنت مؤکدہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے احناف کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے،کسی اور زبان میں اگر خطبہ پڑھا گیا تو خطبے کا فرض تو ادا ہو جاتا ہے،البتہ ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

س:……جس وقت امام (خطیب) صاحب خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھ جائیں اس وقت مقتدیوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:…… جب امام صاحب خطبہ دینے کے لئے منبر پر بیٹھ جائیں تو نمازیوں کے لئے ایسی تمام باتیں خطبوں کے ختم ہونے تک سخت ناپسندیدہ ہیں جو خطبہ سننے میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہوں،اس لئے کہ اسلام میں تمام خطبوں کے پڑھے جانے کے موقع پر چاہے وہ نکاح کا خطبہ ہی کیوں نہ ہو تمام موجود لوگوں کو خطبہ سننا واجب اور ضروری ہے،لہٰذا اس موقع پر آپس میں باتیں کرنا،سنت یا نفل نماز شروع کرنا،کھانا،پینا،کسی کی بات کا جواب دینا،کسی کو اس کی غلط حرکت پر زبان سے منع کرنا یا ٹوکنا،قرآن مجید یا کوئی اور ذکر و وظیفہ پڑھنا سخت ناپسندیدہ ہیں۔یہاں تک کہ خطبے کے دوران اس کے آغاز سے تکمیل تک زبان سے دعا مانگنا یا زبان سے درود شریف وغیرہ پڑھنا بھی منع ہے،چاہے خطیب صاحب دو خطبوں کے درمیان خاموشی سے بیٹھے ہی کیوں نہ ہوں۔

س:……کیا خطبہ نماز کی دو رکعت کے قائم مقام ہوتا ہے؟

ج:……نہیں! خطبہ مستقل ایک عمل ہے اور نماز ایک علیحدہ عمل ہے۔خطبہ سننے کے دوران نماز کی ہیئت بنانا ایک غیر ضروری عمل ہے بعض لوگ پہلے خطبے میں لازمی طور پر قیام میں ہاتھ باندھنے کی طرح ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں قعدے میں بیٹھنے کی طرح رانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھتے ہیں اور اپنے طور پر اس خطبہ کو دو رکعت کے قائم مقام سمجھتے ہیں،ایسا سمجھنا غیر ضروری ہے اور شریعت کا لازمی تقاضا نہیں،البتہ بطور ادب غیر ضروری سمجھتے ہوئے ایسی ہیئت بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے،لیکن اسے ہمیشہ کی عادت نہیں بنانا چاہئے۔

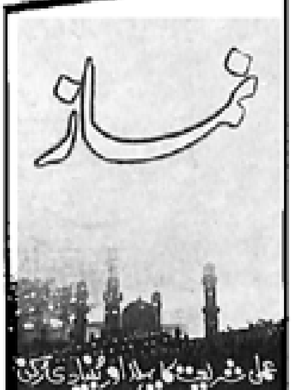

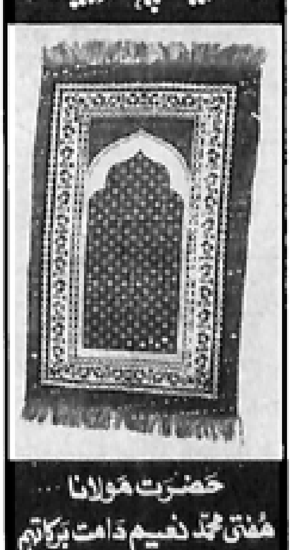

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ملک وآئین کو سازشیوں سے بچایئے!

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ

پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے قادیانیوں اور سیکولر طبقے کو خوش کرنے کے لئے جو سازش تیار کی تھی وہ بیچ چوراہے پکڑی گئی اور ابھی تک حکومت اس کے زخم چاٹ رہی ہے۔ اگرچہ اس کے وزیر قانون نے استعفیٰ دے دیا ہے، لیکن اس کے چھپے کرداروں کو ابھی تک سامنے نہیں لایا گیا اور نواز شریف نے اپنے طور پر محترم جناب راجہ ظفر الحق صاحب کی سربراہی میں جو کمیٹی بنائی تھی اور چوبیس یا چھتیس گھنٹے میں اس کو رپورٹ دینے کا پابند کیا تھا، وہ رپورٹ ابھی تک منظر عام پر نہیں لائی گئی۔ ہماری معلومات کے مطابق ختم نبوت کے حلف کے متعلق سازش قومی اسمبلی میں بل پیش کرنے سے ایک رات پہلے خفیہ طور پر تیار کی گئی، جس میں وزیر قانون، اس کے بھائی جو ایک این جی اوز چلاتے ہیں، انوشہ رحمٰن، ڈپٹی اٹارنی جنرل جو قادیانی ہے، ایک قادیانی نمائندہ اور اس کی نگرانی جناب نواز شریف صاحب کر رہے تھے۔ شنید ہے کہ محترم جناب راجہ ظفر الحق صاحب نے منع بھی کیا، لیکن وزیر قانون نے یہ کہہ کر انہیں خاموش کرا دیا کہ اوپر سے منظوری ہوگئی ہے۔ بہرحال! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے جو کچھ کیا وہ ابھی تک اس کی نحوست سے باہر نہیں نکل سکے اور نہ ہی ان شاء اللہ! وہ اس سے باہر نکل سکیں گے۔

ابھی حالیہ دنوں میں تحریک انصاف کے ایک سینیٹر نے سینیٹ میں تحریک پیش کی ہے کہ حلف نامہ میں جو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' شروع میں لکھی ہے' اس کو حذف کیا جائے، اور حلف نامہ میں جو ''اسلامی نظریہ'' کی حفاظت کا حلف لیا جاتا ہے' اس نے کہا ہے کہ اس کو ''اسلامی نظریہ پاکستان'' کی بجائے ''نظریہ پاکستان'' کر دیا جائے۔ گویا ان کو ''اسلام'' سے چڑ ہے اور اس کو وہ آئین اور دستور سے نکالنے کے لئے بے تاب ہیں۔ حالانکہ پاکستانی پارلیمنٹ کے غیر مسلم نمائندوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں، لیکن ایک ریاست مدینہ جیسے انصاف کی آواز بلند کرنے والی جماعت کو اس پر اعتراض ہے اور وہ اسلام کو آئین اور ملک سے دیس نکالا دینا چاہتے ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں: ''ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور' کھانے کے اور''۔ آپ بھی پوری خبر ملاحظہ فرمائیں:

''اسلام آباد (نمائندہ ایکسپریس، مانیٹرنگ ڈیسک) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے قانون وانصاف میں غیر مسلموں کے لئے حلف نامے میں تبدیلی کا بل پیش کر دیا گیا، کمیٹی نے حلف نامے سے متعلق ترمیمی بل پر اسلامی نظریاتی کونسل سے رائے طلب کر لی، کمیٹی نے چیف جسٹس ثاقب نثار کے قانون وانصاف کمیشن کی کارکردگی پر تحفظات کا نوٹس لیتے ہوئے سیکریٹری کمیشن سے ادارے کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ و بریفنگ مانگ لی، کمیشن کے ضابطۂ کار کو مزید موثر بنانے کا اعلان کیا گیا ہے، اجلاس میں کوئٹہ چرچ خودکش حملے میں ہلاک ہونے والے افراد کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ اجلاس چیئرمین جاوید عباسی کی صدارت میں ہوا۔ کمیٹی نے کوئٹہ چرچ پر خودکش حملہ کرنے کو پاکستان کو لہولہان کرنے کی مذموم

کوشش قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پارلیمنٹ اور پاک فوج دہشت گردی کے ناسور کے خاتمے کے لئے پُرعزم ہیں۔ اجلاس میں ۳ مختلف ترمیمی بلز کا جائزہ لیا گیا۔ مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق تحریک انصاف کے سینیٹر اعظم سواتی نے غیرمسلموں کے لئے حلف نامے میں تبدیلی سے متعلق آئین کے آرٹیکل ۲۵۵ میں ترمیم سے متعلق بل پیش کیا، ترمیمی بل کے متن میں مطالبہ کیا گیا کہ اقلیتوں کے لئے حلف نامے میں ''تسمیہ'' کی شرط ختم کی جائے۔ بل میں مزید کہا گیا کہ حلف نامے میں نظریۂ اسلام کی جگہ نظریہ پاکستان کا لفظ شامل کیا جائے۔ بل میں مسلم و اقلیتی ارکان کے لئے رکنیت کا الگ الگ حلف نامہ ترتیب دینے کا کہا گیا۔ وزارت قانون کے حکام نے بل پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک حساس معاملہ ہے اس لئے اس وقت اس معاملے کو نہ چھیڑا جائے، کمیٹی چیئرمین کا بھی کہنا تھا کہ یہ ایک حساس معاملہ ہے، اس کو فی الحال مؤخر کرتے ہیں۔ کمیٹی نے اس معاملے پر اسلامی نظریاتی کونسل سے رائے طلب کرلی اور کونسل کی کارکردگی بہتر بنانے پر بھی زور دیا۔ (روزنامہ ایکسپریس کراچی، ۱۹ ردسمبر ۲۰۱۷ء)

ادھر مغربی دنیا اور استعمار بھی مطالبہ کر رہا ہے کہ توہین رسالت قانون کو ختم کیا جائے۔ یہ خبر بھی ملاحظہ فرمائیں:

''ملتان (عرفان احمد عمرانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر پیر ناصرالدین خاکوانی، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کا توہین رسالت قانون کے ختم کرنے کا مطالبہ عالمی گہری سازش ہے۔ عالمی ادارے کا تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے خاتمے کا مطالبہ کسی بھی صورت قابل قبول نہیں۔ توہین رسالت کا قانون اس وقت عالمی طاقتوں اور عالمی سازشوں کی زد میں ہے۔ حکمرانوں نے سینیٹر حافظ حمد اللہ کی بات حلف نامے والے مسئلے میں تو نہیں مانی تھی لیکن اب چیئرمین سینیٹ کے نام حافظ حمد اللہ نے اس سلسلے میں جو خط لکھا ہے اس خط پر مکمل توجہ دی جائے اور قانون تحفظ ناموس رسالت دفعہ ۲۹۵-سی کو من وعن اپنی اصلی حالت پر باقی رکھا جائے۔ ہم عالمی طاقتوں کے اس مذموم ایجنڈے کو کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز و دیگر علماء کرام نے اجلاس میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے پاکستان سے چار انسانی حقوق کے کنونشن کے ۱۱۱ نکات پر عملدرآمد اور قانون ناموس رسالت کو ختم کرنے کا جو مطالبہ اور سفارش کی ہے وہ ملک عزیز پاکستان کے اندرونی و مذہبی معاملات میں بے جا مداخلت ہے۔ علماء کرام نے اجلاس میں قانون تحفظ ناموس رسالت میں کسی بھی قسم کی ترمیم یا تبدیلی کو یکسر مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے مطالبہ کو ہرگز تسلیم نہ کیا جائے۔ نیز انہوں نے سینیٹ کی فنکشنل کمیٹی برائے انسانی حقوق کی طرف سے توہین رسالت قانون کے غلط استعمال کے بے بنیاد پروپیگنڈے کی آڑ میں تحفظ ناموس رسالت قانون میں تبدیلی کی کاوشوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ناموس رسالت ایکٹ میں ترمیم کی سازش درحقیقت تحفظ ناموس رسالت قانون کو غیر مؤثر بنانے کی ملک دشمن یہودی و قادیانی سازش ہے جسے غیور مسلمان قطعی طور پر برداشت نہیں کریں گے۔ مذہبی راہنماؤں نے کہا کہ قانون ناموس رسالت میں چھیڑخانی ملکی امن تباہ کرنے اور آگ وخون سے کھیلنے کے مترادف ہے، لہٰذا چیئرمین سینیٹ رضا ربانی ایسی سازشی مہم جوئی کو رکوانے کے لئے اپنا فرض منصبی ادا کریں، کیونکہ پہلے تحفظ ختم نبوت قانون کو چھیڑ کر کروڑوں مسلمانوں کے جذبات سے کھیلا گیا اور اب ناموس رسالت قانون کو چھیڑنے کی یہ سازش ایک نہ ختم ہونے والے نئے ملکی بحران کو جنم دے گی۔ دشمن لابیاں اس قسم کے حساس معاملوں کو چھیڑ کر ملکی امن تہہ وبالا کرنے پر تلی ہیں اور وہ اسلام و ملک دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتیں، ان کے ناپاک عزائم کو ناکام بنانا ہر اسلام پسند و محب وطن کی بنیادی ذمہ داری ہے۔'' (روزنامہ اسلام کراچی، ۷ ار دسمبر ۲۰۱۷ء)

اس لئے پاکستانی قوم کی اب دوہری ذمہ داری بن جاتی ہے کہ الیکشن میں ہم ان نمائندوں کو منتخب کریں جو ہمارے اسلامی نظریہ پاکستان اور اس سے متعلقہ اسلامی دفعات کی حفاظت کرنے کا فریضہ انجام دیں، نہ یہ کہ ایسی جماعتوں کو ووٹ دیں جو ہمارے ملک، دستور اور ہماری تہذیب کو دیس نکالا دیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے ملک، دستور اور قوم کی حفاظت فرمائیں اور ان کو کسی آزمائش میں مبتلا ہونے سے محفوظ فرمائیں۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

جامعہ خیر المدارس کے دارالافتاء سے جاری شدہ استفتاء اور اس کا جواب

نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے

مفتی محمد عبداللہ مدظلہ (رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان دین اس اہم ترین مسئلے کے بارے میں کہ:

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، یعنی زندہ ہونے اور واپس دنیا میں آسمان سے نزول پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے اور اگر کوئی اس کا انکار کرے تو کیا وہ دین اسلام خارج ہے؟

کیا قرآن کریم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی واضح ذکر ہے؟

سورۂ مائدہ کے آخری رکوع جس میں اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان بروز محشر ہونے والی گفتگو کا ذکر ہے، اس میں ''رفع'' کا انتہائی واضح طور پر ذکر ہے، لیکن اس میں ''نزول'' کا اشارتاً بھی ذکر نہیں ہے، حالانکہ گفتگو بروز محشر ہو رہی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا اس سے یہ احتمال پیدا نہیں ہوتا کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی حقیقت نہیں؟ (معاذ اللہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: ''اہل کتاب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے'' (بحوالہ مستدرک حاکم، رقم: ۸۵۱۹، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۹۷۶۱، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۶۳۷)

کیا اس قول سے ثابت نہیں ہوتا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اس بات کا کوئی علم نہ تھا، یعنی انہوں نے یہ کیوں نہ فرمایا کہ ''ہمارے پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے..... الخ؟''

العارض

محمد محرم علی راجپوت، ٹنڈو آدم

الجواب

نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ''تحفۂ قادیانیت'' میں لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ زمین پر نازل ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ، مجددین امتؒ اور پوری امت اسلامیہ کا متفق علیہ اور قطعی متواتر عقیدہ ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔'' (ص:۱۷۸، ج:۵)

تمام اہل سنت والجماعت کے ترجمان خاتم المحدثین حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ اپنی مایہ ناز کتاب ''اکفار الملحدین'' میں رقم طراز ہیں، جس کا ترجمہ مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ نے کیا ہے:

''عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ثبوت تواتر کی حد تک پہنچ چکا ہے، نیز اس پر امت کا اجماع بھی ہو چکا ہے، لہٰذا اس میں کوئی تاویل و تصرف یا تحریف کرنا کھلا ہوا کفر ہے۔''
(اکفار الملحدین، ص:۸۴، مترجم مولانا محمد ادریس میرٹھی)

علامہ آلوسیؒ جو محققین علماء متاخرین میں سے ہیں ''روح المعانی'' میں تصریح فرماتے ہیں کہ:

''نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار ایک امر متواتر کا انکار ہے اور منکر کی تکفیر پر تمام علماء متفق ہیں۔'' (ترجمہ اکفار الملحدین، ص:۸۴، مترجم مولانا محمد ادریس میرٹھی)

حضرت اقدس مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ''معارف القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''آخر زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ قطعی اور اجماعی ہے جس کا منکر کافر ہے۔''

(معارف القرآن، ص:۶۰۵، ج:۲)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے تین باتیں معلوم ہوئیں:

۱:... نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر تمام امت کا اجماع ہے۔

۲:... اس سلسلہ میں وارد ہونے والی روایات درجۂ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔

۳:... اس کا منکر باجماع امت کافر ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام فی القرآن:

یہ عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہے:

الف:... ''قال اللہ تعالیٰ: وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیمۃ یکون علیھم شھیداً۔''

(النساء:۱۵۹)

ترجمہ: ''اور نہیں باقی رہے گا اہل کتاب

میں سے کوئی شخص مگر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر ضرور ایمان لائے گا اور قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے۔‘‘

جمہور اہل علم کا قول ہے کہ اس آیت میں ’’بہ‘‘ اور ’’قبل موتہ‘‘ کی دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ: ’’نہیں رہے گا کوئی شخص اہل کتاب میں مگر البتہ ضرور ایمان لائے گا زمانہ آئندہ یعنی زمانہ نزول میں، عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔‘‘ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ اس آیت کا ترجمہ اس طرح فرماتے ہیں:

’’نباشد ہیچ کس از اہل کتاب ایمان آرد عیسیٰ پیش از مردن او، وروز قیامت عیسیٰ گواہ شد بر ایشاں‘ (فائدہ) مترجم می گوید یعنی یہودی کہ حاضر شوند نزول عیسیٰ را البتہ ایمان آرند۔ انتہیٰ۔‘‘

ب:… ’’قال اللہ تعالیٰ عزوجل: وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم ولا یصدنکم الشیطان انہ لکم عدو مبین۔‘‘

(الزخرف:۶۱،۶۲)

ترجمہ: ’’اور تحقیق وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) بلاشبہ علامت ہیں قیامت کی، پس اس بارے میں تم ذرہ برابر بھی شک اور تردد نہ کرو۔‘‘

امام حافظ عمادالدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: ’’انہ لعلم للساعۃ‘‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نزول مراد ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس، ابوہریرۃ، مجاہد، ابوالعالیہ، ابو مالک، عکرمہ، حسن بصری، قتادہ، ضحاک رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم سے منقول ہے۔ جیسا کہ: ’’وان من اہل الکتاب‘‘ اور احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قبل از قیامت ثابت اور محقق ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج:۹ ص:۱۳۶)

نزول عیسیٰ علیہ السلام فی الحدیث:

قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ ان میں سے چند ایک ذیل میں نقل کی جاتی ہے:

ا:… ’’عن ابن شہاب ان سعید بن المسیب سمع ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً‘‘

(بخاری ومسلم ص:۸۷ ج:۱)

ترجمہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے! اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک قریب ہے کہ تم میں عیسیٰ بن مریم حاکم وعادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔‘‘

۲:… ’’ان ابا ہریرۃ قال: قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔‘‘ (رواہ البخاری ومسلم ص:۸۷ ج:۱)

ترجمہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری خوشی کا اس وقت کیا حال ہوگا جب کہ عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (یعنی امام مہدی تمہارے امام ہوں گے)۔‘‘

۳:… ’’عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداۃ…الی ان قال… فبینما ہو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین۔‘‘

(مسلم ص:۴۰۳، ج:۲، ابوداؤد ص:۱۳۵، ج:۲، ترمذی ص:۴۷، ج:۲)

ترجمہ: ’’نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا… اور پھر اخیر میں یہ فرمایا کہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ یکایک عیسیٰ بن مریم دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ کے پاس آسمان سے اس شان سے نازل ہوں گے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔‘‘

۴:… ’’عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لقیت لیلۃ اسری بی ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ قال فتذاکروا امر الساعۃ… فردوا الامر الی عیسیٰ فقال اما وجبتہا فلا یعلمہا احد الا اللہ ذلک وفیما عہد الی ربی عزوجل ان الدجال خارج قال ومعی قضیبان فاذا رآنی ذاب کما یذوب الرصاص۔‘‘ (مسند احمد، کنزالعمال، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق)

ترجمہ: ’’حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں شب معراج میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (علیہم السلام) سے ملا، پھر

انہوں نے قیامت کا تذکرہ کیا.... پھر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے وقوع کا علم تو سوائے اللہ کے کسی کو نہیں مگر جو احکام مجھے دیئے گئے ہیں ان میں ایک بات یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور اس وقت میرے ہاتھ میں دو لکڑیاں ہوں گی، جب وہ مجھے دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔"

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں:

نزول عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کی احادیث باجماع محدثین درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں، چنانچہ حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخبر بنزول عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیامۃ اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً."

علامہ آلوسیؒ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر "روح المعانی" (صفحہ:۲۰۶) میں لکھتے ہیں:

"واشتہرت فیہ الاخبار ونطق بہ الکتاب علی قول ووجب الایمان بہ وکفر منکرہ کالفلاسفۃ من نزول علیہ السلام فی آخر الزمان: لانہ کان نبیا قبل تحلی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالنبوۃ فی ہذہ النشاۃ۔" (روح المعانی، ص:۲۰۶)

علامہ شوکانی اپنی کتاب "توضیح" میں لکھتے ہیں:

"وجمیع ماسقناہ بالغ حد التواتر کما لایخفی علی من لہ فضل اطلاع ...والاحادیث الواردۃ فی الدجال متواترۃ والاحادیث الواردۃ فی نزول عیسیٰ متواترۃ۔" (بحوالہ عون المعبود، ص:۳۰۸،ج:۱۱)

اسی طرح حافظ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں اور تلخیص الحبیر میں تصریح کی ہے کہ نزول کی احادیث متواتر ہیں۔

اسی طرح حضرت اقدس مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے سو سے زائد احادیث (جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ اٹھایا جانا اور پھر قرب قیامت میں نازل ہونا ثابت ہوتا ہے) ایک مستقل کتاب "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" میں جمع کردی ہیں۔

(معارف القرآن، ص:۱۷۲،ج:۲)

اجماع امت:

اس عقیدہ پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، علماء امت نے اس مسئلہ کو مستقل کتابوں اور رسالوں میں پورا پورا واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی تصنیف بزبان عربی "عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام" مولانا بدر عالم مہاجر مدنی کی تصنیف بزبان اردو "حیات عیسیٰ علیہ السلام" مولانا سید محمد ادریس صاحب کی تصنیف "حیات مسیح علیہ السلام" اور بھی سینکڑوں چھوٹے بڑے رسائل اس مسئلہ پر مطبوع و مشتہر ہوچکے ہیں۔

ذیل میں چند حوالہ جات اس عقیدہ پر اجماع امت کے سلسلہ میں نقل کئے جاتے ہیں:

۱:... ابن حبان تفسیر "بحر محیط" اور "النہر الماد" میں لکھتے ہیں:

"اجمعت الامۃ علی ان عیسیٰ حی فی السماء وانہ ینزل فی اخر الزمان علی ماتضمنہ الحدیث المتواتر۔" (ص:۴۷۳،ج:۲)

۲:... علامہ سفارینی شرح عقیدہ سفارینہ میں لکھتے ہیں:

"اما الاجماع فقد اجمعت الامۃ علی نزولہ ولم یخالف فیہ احد من اھل الشریعۃ وانما انکر ذلک الفلاسفۃ والملاحدۃ مما لایعتد بخلافہ وقد انعقد اجماع الامۃ علی انہ ینزل ویحکم بہذہ الشریعۃ۔" (ص:۹۰،ج:۲)

۳:... شیخ اکبر قدس اللہ سرہ فتوحات مکیہ کے باب (۷۳) میں فرماتے ہیں:

"اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) آخر زمانہ میں نازل ہوں گے۔"

آیت مائدہ "فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم" کا جواب:

۱:... ہر آیت جہاں رفع کا تذکرہ ہو ضروری نہیں ہے کہ وہاں نزول کا تذکرہ بھی ہو۔ تیسرے پارہ میں ہے: "انی متوفیک ورافعک الی" اس میں رفع عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے، لیکن ایک تفسیر کے مطابق نزول عیسیٰ علیہ السلام کا نہ صراحتاً تذکرہ ہے اور نہ ہی اشارتاً۔

سورۂ نساء میں ہے: "بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً" اس آیت میں بھی نزول عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی تذکرہ موجود نہیں، البتہ دیگر متعدد آیات سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ثابت ہے، کما مر۔

الحاصل: نزول کا ثبوت ہونا چاہئے، اکٹھے مذکور ہونا ہرگز ضروری نہیں۔

۲:... حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ نے تفسیر بیان القرآن میں لکھا ہے کہ "فلما توفیتنی" کا لفظ رفع الی السماء اور وفات عیسیٰ علیہ السلام دونوں کو شامل ہے۔ چنانچہ بیان القرآن میں ہے:

"قولہ: "فلما توفیتنی" لم یقل "رفعتنی" ولا "امتنی" والتوفی عام لھما کما فی قولہ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا. فافھم۔"

(بیان القرآن للتھانوی، ج:۱، ص:۵۳۱، آخر المائدۃ)

چونکہ مذکورہ گفتگو حشر کے بعد کی ہے، اور اس وقت تک رفع الی السماء اور نزول الی الارض کے بعد وفات کا سلسلہ ہو چکا ہوگا، لہٰذا اس لفظ کو وفات کے معنی پر محمول کرنے میں کوئی مانع نہیں۔ چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ لکھتے ہیں:

''یہ گفتگو قیامت کے روز ہوگی اور اس وقت آسمان سے نزول کے بعد آپ کو موت حقیقی حاصل ہو چکی ہوگی۔''

(معارف القرآن ص:۲۷۱، ج:۳، آخر المائدہ)

حشر کے بعد ہونے کی دلیل:

چنانچہ ابن کثیرؒ نے بروایت ابوموسیٰ اشعریؓ ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیں بلائی جائیں گی، پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بلایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور ان کو نزدیک کرکے فرمائے گا: اے عیسیٰ بیٹے مریم کے! ''یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک'' یہاں تک کہ فرمائے گا: ''ا ء نت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ'' عیسیٰ علیہ السلام انکار کریں گے کہ پروردگار میں نے نہیں کہا ہے، پھر نصاریٰ سے سوال ہوگا تو یہ لوگ کہیں گے کہ ہاں اس نے ہم کو بھی حکم دیا تھا، اس کے بعد ان کو دوزخ کی طرف ہانکا جائے گا۔

(معارف القرآن ص:۲۷۱، ج:۳، آخر المائدہ)

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں یہ کہنا کیسے درست ہوگا کہ سورۂ مائدہ کی آیت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ نہیں؟ لہٰذا اس آیت کو نفی کی دلیل بنانا ہی غلط ہے۔

حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کا جواب:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حدیث مرفوع یعنی فرمان نبوی موجود ہے، چنانچہ ایک حدیث باحوالہ (حدیث نمبر۴) گزر چکی ہے۔

اسی طرح امام ترمذیؒ نے تقریباً دس صحابہ کرامؓ سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایات کا حوالہ دیا ہے جن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت بھی ہے:

''سمعت عمی مجمع بن جاریۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد. قال (ابو عیسی) وفی الباب عن عمران بن حصین و نافع بن عتبۃ وابی برزۃ و حذیفۃ بن ابی اسید وابی ہریرۃ و کیسان وعثمان بن ابی العاصی و جابر وابی امامۃ وابن مسعود و عبداللہ بن عمرو وسمرۃ بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفۃ ابن الیمان. قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح۔''

(ترمذی ص:۴۹۷، ج:۲)

مستدرک حاکم وغیرہ کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی جس روایت کا سوال میں ذکر ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''سمعہ یذکر عن اھل الکتاب.''

اس سے معلوم ہوا کہ یہ اسرائیلی روایت ہے اور اسرائیلی روایت سے متعلق حکم شرعی ہے کہ اس روایت کو قرآن وسنت پر پیش کریں گے، اگر وہ قرآن وسنت کے مطابق ہو تو اسے قبول کریں گے ورنہ: ''فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم'' پر عمل کیا جائے گا۔

چنانچہ حافظ ابن کثیر جو بڑے محقق مفسرین میں سے ہیں، لکھتے ہیں:

''وقد صح الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: ''اذا حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم'' ثم اخبارھم علی ثلاثۃ اقسام: فمنھا: ما علمنا صحتہ بما دل علیہ الدلیل من کتاب اللہ او سنۃ رسولہ. ومنھا ما علمنا کذبہ بما دلّ علی خلافہ من الکتاب والسنۃ ایضاً. ومنھا: ماھو مسکوت عنہ فھو المأذون فی روایتہ بقولہ علیہ السلام: ''حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج'' وھو الذی لایصدق ولا یکذب لقولہ: ''فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم۔'' (تفسیر ابن کثیر ص:۵۲۸، ج:۳)

یہ روایت چونکہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت کے موافق ہے۔ لہٰذا اسے قبول کیا جائے گا۔ مستدرک حاکم کی مذکورہ حدیث سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی نفی کی بجائے الٹا یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض اہل کتاب اس عقیدہ میں تمام اہل اسلام کے ہم نوا ہیں۔

باقی اہل کتاب سے نقل کرنے کو حضور علیہ السلام سے نہ سننے کی دلیل بنانا غلط ہے، کیونکہ ابن مسعودؓ کی دو حدیثیں پہلے مذکور ہو چکی ہیں۔ اگر بالفرض ابن مسعودؓ سے اس سلسلہ میں کوئی حدیث ہمارے سامنے نہ بھی ہوتی تب بھی تواتر اور اس اجماعی عقیدہ پر کوئی زد نہیں پڑتی، کیونکہ یہ عقیدہ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ قرآن پاک، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

الحاصل: یہ حدیث ابن مسعود بھی عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل ہے۔

فقط واللہ اعلم

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

رئیس دارالافتاء، جامعہ خیر المدارس، ملتان

(ماہنامہ الخیر ملتان، ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ)

عالم اسلام کے لئے ایک اور ہزیمت!

مولانا محمد ازہر مدظلہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے کے اعلان نے پوری دنیا کو بالعموم اور عالم اسلام کو بالخصوص اضطراب وصدمہ سے دوچار کردیا ہے۔ مسلمان ممالک سمیت دنیا بھر میں مسلمانوں نے اس اعلان کے بعد احتجاجی مظاہرے شروع کردیے ہیں۔ امریکی صدر کے اس اعلان کی اہمیت کیا ہے اور اس سے کس طرح عدل وانصاف کا خون کرتے ہوئے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس کو سمجھنے کے لئے چند حقائق یا مقدمات کا جاننا ضروری ہے۔

اولاً.... یہ کہ یروشلم مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے، یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کائنات کی تخلیق ہوئی اور یہیں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی قربانی کی تیاری کی تھی۔

عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہیں مصلوب کیا گیا اور یہیں ان کا سب سے مقدس کلیسا واقع ہے۔

جب کہ مسلمانوں کا یہاں پر قبلۂ اول ہے اور اسی مقام پر پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج پر جانے سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمائی تھی۔

ثانیاً:.... تینوں اہل مذاہب کی عقیدتوں کا مرکز ہونے سے قطع نظر تاریخی وجغرافیائی حقیقت یہ ہے کہ یروشلم سمیت فلسطین کا پورا علاقہ یہاں صدیوں سے بسنے والے مسلمانوں کا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ حضرت یوشع بن نون کی سرکردگی میں فتح ہوا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے بارہ قبائل نے اس علاقے کو آپس میں بانٹ لیا، ہر قبیلے نے اپنی اپنی حکومت قائم کرلی۔ یہ چھوٹی چھوٹی حکومتیں نہ صرف بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں کمزور تھیں بلکہ انہوں نے آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کردیا اور جلد ہی انتشار اور طوائف الملوکی کا شکار ہوگئیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے شام اور اُردن کے ہمسایہ علاقوں میں بسنے والی مشرک اقوام نے ان پر تسلط حاصل کرلیا، جن کے خلاف حضرت طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام نے جہاد کیا اور بنی اسرائیل کو فتح نصیب ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے جانشین، ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصال کے بعد یہ سلطنت آپ علیہ السلام کے دو بیٹوں کے درمیان تقسیم ہوگئی۔ شمالی مملکت کا نام ''اسرائیل'' تھا اس کا دارالخلافہ ''سامریہ'' تھا جبکہ جنوبی مملکت کا نام ''یہودیہ'' تھا اس کا دارالخلافہ ''یروشلم'' تھا۔

۴۵۸ھ قبل مسیح میں عراق کے نمرود بخت نصر نے جنوبی سلطنت ''یہودیہ'' پر حملہ کیا اور پوری سلطنت کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ یروشلم کو اس طرح تباہ وبرباد کیا گیا کہ کسی عمارت کی دو اینٹیں بھی سلامت نہیں رہنے دی گئیں۔ ہیکل سلیمانی کو مسمار کرکے اس کی بنیاد تک کھود ڈالی گئی۔ اس دوران میں بخت نصر نے چھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا جبکہ چھ لاکھ مردوں، عورتوں اور بچوں کو جانوروں کی طرح ہانکتا ہوا بابل لے گیا، جہاں یہ لوگ سوا سو سال تک اسیری کی حالت میں رہے۔ ذلت ورسوائی کے اعتبار سے یہ ان کی تاریخ کا بدترین دور تھا۔

۴۵۸ء قبل مسیح میں حضرت عزیر علیہ السلام ایک جلاوطن گروہ کے ساتھ یروشلم پہنچے اور اس شہر کو آباد کرنا شروع کیا اور ہیکل سلیمانی کی از سرنو تعمیر کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور تک اس علاقہ میں یہودیوں کا عروج واقتدار مدوجزر کا شکار رہا۔ ۶۴ء تا ۶۶ء کے دوران یہودیوں نے رومی سلطنت کے خلاف بغاوت کردی۔ اس بغاوت کا قلع قمع کرنے کے لئے رومی سلطنت نے ایک سخت فوجی کارروائی کیا ور ۷۰ء میں جنرل ٹائٹس (Titus) نے بزور شمشیر یروشلم فتح کرلیا۔ ہیکل سلیمانی ایک دفعہ پھر مسمار کردیا گیا۔ جنرل ٹائٹس کے حکم پر شہر میں قتل عام ہوا۔ ایک لاکھ ۳۳ ہزار یہودی قتل ہوئے، جبکہ ۶۷ ہزار کو غلام بنالیا گیا، اس طرح رومیوں نے پورے شہر میں کوئی متنفس باقی نہیں چھوڑا۔ اس کے ساتھ ہی ارض فلسطین سے بنی اسرائیل کا عمل دخل مکمل طور پر ختم ہوگیا۔ بیسویں صدی کے شروع تک پورے

دو ہزار برس یہ لوگ جلاوطنی اور انتشار کی حالت ہی میں رہے۔ جنرل ٹائٹس کے ہاتھوں ۷۰ء میں ہیکل سلیمانی مسمار ہوا تو آج تک تعمیر نہ ہوسکا۔

ثالثاً... ۶۳۸ء میں حضرت (عمر) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یروشلم کے بازنطینی عیسائیوں کو شکست دے کر یہاں اسلام کا پرچم بلند کیا اور ۱۰۹۵ء تک یہاں مسلمانوں کا اقتدار رہا۔ ۱۰۹۵ء میں پوپ اربن دوم نے یورپ بھر میں مہم چلا کر عیسائیوں کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا، نتیجتاً ۱۰۹۹ء میں عوام، امرأ اور بادشاہوں کی مشترکہ فوج یروشلم آزاد کروانے میں کامیاب ہوگئی، لیکن یہ وہ دور تھا جب مسلمان اور اُن کے حکمران میں دینی حمیت اور اسلامی غیرت زندہ تھی چنانچہ صلاح الدین ایوبی نے پے درپے جنگوں کے ذریعے یروشلم پر صلیبی قبضہ ختم کردیا۔ اس کے بعد کے بعد دیگرے چار صلیبی جنگیں ہوئیں، مگر صلیبی توحید کے پرچم کو سرنگوں نہ کرسکے۔

۱۹۱۷ء تک یروشلم عثمانی سلطنت کا حصہ رہا۔ ۱۹۱۷ء میں عثمانی خلافت کے خاتمہ کے بعد ایک سازش کے تحت بالفور (Balfor) ڈیکلریشن کی منظوری دی گئی، جس کے تحت دنیا بھر کے یہودی یہاں آکر آباد ہونے لگے۔ ۱۹۵۷ء میں اقوام متحدہ نے اس علاقے کو ان ناجائز قابضین کے سپرد کرتے ہوئے اسرائیل کو ایک ملک کے طور پر تسلیم کرلیا۔ اقوام متحدہ نے نہ صرف فلسطین کو بلکہ یروشلم کو بھی دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ جس کا مشرقی حصہ فلسطینیوں اور مغربی حصہ یہودیوں کے حوالے کیا گیا۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اسرائیل نے مشرقی یروشلم پر بھی قبضہ کرلیا، اس کے ساتھ ہی یہ پورا قدیمی شہر اسرائیل کے قبضے میں آگیا مگر بین الاقوامی سطح پر اسرائیل کے اس قبضے کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ عالمی برادری آج تک اس قبضہ کو غیر قانونی سمجھتی ہے، اسرائیلی پارلیمان نے ۱۹۵۰ء سے یروشلم کو اپنا دارالحکومت قرار دے رکھا ہے لیکن دوسرے ملکوں نے اقوام متحدہ کی قرارداد کے احترام میں اور کچھ عدل وانصاف کا بھرم قائم رکھنے کی غرض سے یروشلم کی بجائے تل ابیب میں اپنے سفارت خانے قائم کررکھے ہیں۔ اب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اس روایت کو توڑ دیا ہے، اس طرح امریکا یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے والا پہلا ملک بن گیا ہے۔

موجودہ امریکی صدر اسلام اور مسلم دشمنی میں شہرۂ آفاق ہیں۔ انہوں نے صدر بنتے ہی اپنے اولین اقدام میں چھ مسلمان ممالک سے لوگوں کے امریکا آنے پر پابندی لگانے کا حکم نامہ جاری کیا تھا۔

اب تازہ ترین اعلان میں انہوں نے فلسطین میں صدیوں سے آباد مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے ظالم صیہونی قابضین کے جبر وظلم پر مہر توثیق ثبت کرتے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے، امریکا کے اس ظالمانہ اعلان کی مذمت کے لئے رسمی الفاظ ناکافی ہیں۔ کاش عالم اسلام میں بالعموم اور عالم عرب میں بالخصوص یہ سکت ہوتی کہ وہ میدانِ جہاد نہ سہی سفارتی میدان ہی میں امریکا کو یہ کہہ سکتے کہ اگر اس نے یہ ظالمانہ وغیر منصفانہ اعلان واپس نہ لیا تو ہم امریکا سے تعلقات برقرار رکھنے پر نظرثانی کریں گے۔ مگر افسوس کہ امریکا کو بھی یہ حقیقت معلوم ہے کہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی یہ بھیڑ حرارت ایمانی سے محروم ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

عرب دنیا کا واحد ملک عراق تھا جس سے اسرائیل کو کوئی خطرہ ہوسکتا تھا، اسے باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت تباہ وبرباد کیا گیا ہے، اس کے بعد اس پورے خطے میں کوئی ایسا ملک نہیں جو اسرائیل کی طاقت کو چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ دوسری طرف دیکھا جائے تو مسلم دنیا اپنے زوال کی آخری حدوں کو چھو رہی ہے۔ مختلف اسلامی ممالک نے صدر ٹرمپ کے اس اقدام کی بظاہر مذمت کی ہے لیکن اس کے آگے کچھ کرنے یا کہنے کے لئے تیار نہیں۔ سعودی عرب سے مصر واُردن تک سب زبانی جمع خرچ کرنے کی مہارت دکھا رہے ہیں۔ مصر کی اسلام دوستی اور انسان دوستی کا یہ عالم ہے کہ وہ سرحدی اعتبار سے فلسطینیوں کا قریب ترین مسلمان ملک ہے مگر وہ فلسطینیوں کو علاج کے لئے بھی سرحد پار نہیں کرنے دیتا۔ یہی حال سعودی حکمرانوں کا ہے جو اس ظالم وبے انصاف ڈونلڈ ٹرمپ کے استقبال کے لئے بچھ بچھ جاتے ہیں۔ سعودی عرب کے چند روز قبل دورہ میں سعودی عرب کے حکمران ڈونلڈ ٹرمپ کے ہاتھ میں تلوار دے کر اس کے ساتھ ناچ رہے تھے حالانکہ انہیں ڈونلڈ ٹرمپ کی اسلام دشمنی اچھی طرح معلوم ہے۔

آیئے! اللہ تعالیٰ کے حضور میں ندامت و بے بسی اور ضعف وبے چارگی کے چند آنسو بہا کر دل سے التجا ودعا کریں کہ امت مسلمہ کو پھر سے کوئی صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ یا نورالدین زنگی رحمہ اللہ نصیب ہو جو فلسطین کو غاصبوں کے پنجۂ ستم سے نجات دے اور مسجد اقصیٰ کی اداس راتوں کو نورِ توحید سے معمور کرے۔

ایک بار اور بھی بطحٰی سے فلسطین میں آ

راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

(ماہنامہ الخیر ملتان، جنوری ۲۰۱۸ء)

☆☆..........☆☆

ختم نبوت اور بھٹو کا سیکولرازم

حامد میر

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنا سفارتخانہ یروشلم (القدس) منتقل کر کے عالمی امن کو نئے خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ امریکی صدر کی طرف سے عالمی قوانین کی دھجیاں بکھیرنے پر صرف مسلمانوں میں غم و غصہ نہیں پھیلا بلکہ مغرب کے بہت سے لبرل اور سیکولر حکمرانوں نے بھی مایوسی کا اظہار کیا ہے۔

ٹرمپ کی اس شرانگیزی نے ایک طرف مسلمانوں کو متحد ہونے کا موقع فراہم کیا ہے تو دوسری طرف مسلمانوں اور مغرب کے لبرل و سیکولر اہل فکر و دانش کے درمیان ڈائیلاگ کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے کیونکہ دونوں ٹرمپ کے خلاف ایک ہی نکتہ نظر رکھتے ہیں۔

ٹرمپ کے حالیہ فیصلے کے خلاف پاکستان کی حکومت اور اپوزیشن کو اپنے سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھتے ہوئے ایک مشترکہ موقف اختیار کرنا چاہئے تھا۔ بظاہر نواز شریف، آصف زرداری اور عمران خان سے لے کر تمام مذہبی رہنما ٹرمپ کی مذمت کر رہے ہیں لیکن یہ مذمت کمزور اور بے اثر محسوس ہوتی ہے۔ جب یہی رہنما ایک دوسرے کی مذمت کرتے ہیں تو ان کی آوازوں میں اچانک بڑی شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

وہ پاکستان جس کے قیام کی بنیاد ۲۳؍ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں منظور کی جانے والی ایک قرارداد تھی، آج اس پاکستان کے اہل سیاست یہ بھول چکے ہیں کہ ۲۳؍ مارچ ۱۹۴۰ء کو ایک اور قرارداد بھی منظور کی گئی تھی جس میں اہل فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا تھا۔

پھر اسی لاہور میں ۱۹۷۴ء میں ایک اسلامی سربراہی کانفرنس ہوئی اور پاکستان کے ذریعہ پوری دنیا کو یہ پیغام دیا گیا کہ تمام مسلم ممالک تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات کے پیچھے کھڑے ہیں۔ آج جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فلسطین کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ایک بھونڈا مذاق بنا دیا ہے تو دنیا کی واحد مسلم ایٹمی طاقت پاکستان میں اسلام کے نام لیوا اہل فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کی بجائے ایک

> ہمارے بہت سے ’’پاپولر‘‘ سیاستدانوں نے ختم نبوت کو چند مولویوں کا مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کئے رکھا اور اب صورتحال قابو سے باہر ہو رہی ہے تو انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا کریں

دوسرے کے گریبان پر ہاتھ ڈال رہے ہیں اور بعض تو ایک دوسرے کی گردن اڑانے کے درپے ہیں۔

عمران خان اور آصف زرداری مارچ ۲۰۱۸ء سے پہلے پہلے اسمبلیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لئے ڈاکٹر طاہر القادری کے جوش خطابت میں سے کسی سیاسی طوفان کی پیدائش کا انتظار کر رہے ہیں۔

دوسری طرف پیر حمید الدین سیالوی صاحب نے ختم نبوت کے معاملے پر مسلم لیگ (ن) کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ افسوس کہ ہمارے آج کے اہل سیاست اور حکمران ختم نبوت کے مسئلے کی حساسیت کا اندازہ نہیں کر پائے۔ ہمارے بہت سے ’’پاپولر‘‘ سیاستدانوں نے ختم نبوت کو چند مولویوں کا مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کئے رکھا اور اب صورتحال قابو سے باہر ہو رہی ہے تو انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا کریں۔

ان ’’پاپولر‘‘ سیاستدانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبالؒ اور بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ مولوی نہیں تھے لیکن دونوں نے ایک گستاخ رسول کو قتل کرنے والے مسلمان غازی علم دین کا دفاع کیا تھا۔

۱۴؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو غازی علم دین کو میانوالی ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کیا گیا تو جیل میں ان سے سجادہ نشین سیال شریف نے ملاقات کی اور ان کے سامنے قرآن پاک کی سورہ یوسف کی تلاوت کی۔ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو غازی علم دین کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ ۱۴؍ نومبر ۱۹۲۹ء کو غازی علم دین شہید کو میانی صاحب لاہور میں ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اپنے ہاتھوں سے لحد میں اتارا۔ اس واقعے کے ایک سال کے بعد ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے اجلاس میں مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ مملکت کی تجویز پیش کی۔

یہ بات اہم ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ۱۵؍ اگست ۱۹۴۷ء کو وزیر اعظم لیاقت علی خان کی کابینہ نے حلف اٹھایا تو وزارت خارجہ کا عہدہ انہوں نے اپنے پاس رکھا۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں سر ظفر اللہ خان کو وزارت

خارجہ کا عہدہ سونپا گیا۔ سر ظفر اللہ خان کے بارے میں سب جانتے تھے کہ وہ احمدی ہیں اور قائداعظم بھی احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے لیکن وہ انہیں ساتھ لے کر چلنا چاہتے تھے۔

سر ظفر اللہ خان کو اپنے عقیدے کے بارے میں قائداعظمؒ کے خیالات کا علم تھا اور شاید اسی لئے انہوں نے ۱۹۴۸ء میں قائداعظمؒ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور ایک تنازع پیدا ہوا۔ قائداعظمؒ کی وفات کے بعد وہ مزید چھ سال وزیر خارجہ رہے۔

وزرائے اعظم بدلتے رہے لیکن وزیر خارجہ نہیں بدلا۔ ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک میں شدت پیدا ہوئی تو سر ظفر اللہ خان سے ۱۹۵۴ء میں استعفیٰ لیا گیا۔ انہیں دی ہیگ میں عالمی عدالت انصاف کا جج بنا دیا گیا۔ جنرل ایوب خان کے دور میں انہیں اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب بنایا گیا۔ اس خاکسار نے ۳۰ نومبر ۲۰۱۷ء کے کالم میں ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی کارروائی کا ذکر کیا تھا جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا فیصلہ ہوا۔ اس کارروائی میں اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار اور جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد کی گفتگو کے دوران اسرائیل میں احمدیوں کے مشن کا ذکر آیا تھا۔

واضح رہے کہ میں نے مشن کا ذکر کیا تھا اسے ہیڈ کوارٹر قرار نہیں دیا تھا۔ بہت سے قارئین نے قومی اسمبلی کی اس تاریخی کارروائی کے مطالعے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

یہ کارروائی قومی اسمبلی کے مطبوعہ ریکارڈ کی آٹھویں جلد میں موجود ہے اور احمدیوں کے اسرائیل میں مشن کا ذکر صفحہ ۱۰۶۱ سے ۱۰۷۰ میں ہے تاہم اس ریکارڈ کے مطابق مرزا ناصر احمد نے یہ بتایا کہ اسرائیل میں احمدیوں کا مشن ۱۹۴۷ء سے کافی سال پہلے قائم کیا گیا تھا۔

قومی اسمبلی کی اس کارروائی کو مولانا اللہ وسایا صاحب نے ”تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء“ کے نام سے شائع بھی کیا ہے۔ (الحمدللہ! یہ کارروائی اب مولانا موصوف نے ۵ جلدوں میں اصل متن و ترجمہ شائع کی ہے، جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے دستیاب ہے....مدیر) حال ہی میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شوکت عزیز صدیقی کی طرف سے ناموس رسالت کے بارے میں فیصلے کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

”ناموس رسالت، اعلیٰ عدالتی فیصلہ“ کے نام سے یہ خوبصورت کتاب سلیم منصور خالد صاحب نے مرتب کی ہے اور اس فیصلے کی تائید میں مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، مفتی منیب الرحمٰن صاحب، علامہ ساجد نقوی صاحب، آغا سید حسین مقدس صاحب، ڈاکٹر محسن نقوی، مولانا زاہد الراشدی، حافظ ابتسام الٰہی ظہیر اور دیگر اہل فکر و دانش کی تحریروں کو کتاب میں شامل کر کے ناموس رسالت پر اجماع اُمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں ختم نبوت پر کی جانے والی تقریر بھی شامل کی گئی ہے جس میں بھٹو صاحب نے کہا کہ پاکستان کی بنیاد اسلام ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ ہماری سیاست کا دوسرا اصول یہ ہے کہ جمہوریت ہماری سیاست ہے۔

قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے یہ ایک مذہبی فیصلہ بھی ہے اور سیکولر فیصلہ بھی ہے۔ مذہبی فیصلہ اس لحاظ سے کہ یہ مسلمانوں کو متاثر کرتا ہے جو پاکستان میں اکثریت رکھتے ہیں اور سیکولر اس لحاظ سے کہ ہم دور جدید میں رہتے بستے ہیں اور تمام پاکستانیوں کو یکساں حقوق حاصل ہیں وہ بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکتے ہیں جو لوگ سیکولرازم کو لادینیت سمجھتے ہیں وہ بھٹو صاحب سے اتفاق نہیں کریں گے لیکن بھٹو صاحب سیکولرازم کو لادینیت نہیں بلکہ رواداری سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنی اس تقریر میں کہا کہ اس ملک میں بدنظمی اور فسادی عناصر کا غلبہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

اسلام ہمیں رواداری کا پیغام دیتا ہے اسلامی معاشروں نے تاریک زمانوں میں یہودیوں کے ساتھ بہترین سلوک کیا اور یہودیوں نے سلطنت عثمانیہ میں آ کر پناہ لی۔

ہم ایک اسلامی مملکت ہیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام فرقوں اور پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں طور پر تحفظ فراہم کریں۔ یہ کتاب ضرور پڑھئے اور پاکستان کا آئین بھی ضرور پڑھئے۔ اس آئین کو بھی سازشوں سے بچایئے۔ ختم نبوت کا تحفظ ضرور کریں لیکن اس آئین کے بھی محافظ بنئے جس نے ۱۹۷۴ء میں ختم نبوت کو تحفظ دیا۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۱ دسمبر ۲۰۱۷ء)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

آدابِ معاہدہ

حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی مدظلہ

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! جس شخص نے ظلم کیا اس پر جس سے معاہدہ ہوچکا یا اس کے حق کو نقصان پہنچایا یا اس کو تکلیف دی اس کی طاقت سے زیادہ یا اس کی رضا مندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں اس سے قیامت کے دن جھگڑوں گا۔‘‘

لفظ عقود عقد کی جمع ہے۔ عقد کا معنی ہے: باندھنا۔ لہٰذا جو معاہدہ دو شخصوں یا دو جماعتوں میں بندھ جائے اسے عقد کہا جاتا ہے۔ علامہ جصاصؒ فرماتے ہیں کہ کسی معاملہ کو عقد کہا جائے یا عہد و معاہدہ، اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ دو فریقوں نے آئندہ زمانے میں کوئی کام کرنے یا نہ کرنے کی پابندی اپنے لئے لازم کرلی ہو اور دونوں فریق متفق ہوکر اس کے پابند ہوگئے ہوں۔ آج کل ہمارے عرف میں اس کا نام معاہدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے ایمان والو! تم اپنے معاہدہ کو پورا کیا کرو۔‘‘ اس ارشاد باری تعالیٰ میں ہر طرح کے معاہدے شامل ہیں۔ اس سے مراد وہ معاہدہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایمان و اطاعت کے سلسلہ میں کیا ہے۔ وہ معاہدات بھی شامل ہیں جو دو فرد کریں، جیسے شادی بیاہ کے معاہدے اور خرید و فروخت کے معاہدے۔ اور وہ معاہدے بھی داخل ہیں جو دو قومیں کرتی ہیں، لہٰذا بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی بھی لازم ہوگی۔

زمانۂ اسلام سے پہلے بھی لوگ معاہدے کرتے تھے، لیکن عموماً معاہدات کی پابندی کمزوری کی علامت اور معاہدوں کو توڑنا جرأت اور برتری کی نشانی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معاہدات فرمائے، وہ معاہدات کی تاریخ میں مثالی معاہدات تسلیم کئے جاتے ہیں۔

ان معاہدات میں بنیادی معاہدہ وہ ہے جو صلح نامہ ’’حدیبیہ‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے، اس کے ساتھ ایک گاؤں آباد تھا، اس وجہ سے اس کا نام حدیبیہ ہوا۔ یہ علاقہ مکہ معظمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر ہے، اکثر حصہ حرم میں ہے باقی حرم سے باہر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادے سے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ یکم ذوالقعدہ ۶ ہجری کو روانہ ہوئے، تقریباً پندرہ سو انصار و مہاجرین صحابہ آپؐ کے ہمراہ تھے۔ جب آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو قاصد بنا کر بھیجا تاکہ وہ قریش کو آگاہ کردیں کہ مسلمان جنگ کے ارادے سے نہیں آئے، کفار نے حضرت عثمانؓ کو روک لیا۔ مسلمانوں کو یہ افواہ پہنچی کہ حضرت عثمانؓ کو شہید کردیا گیا ہے۔ آپؐ نے مسلمانوں سے قصاص عثمان کے لئے موت تک لڑنے کی بیعت کی جو کہ بیعت رضوان کہلاتی ہے۔ قریش کو جب بیعت کی خبر ہوئی تو حضرت عثمانؓ کو رہا کردیا اور سہیل بن عمروؓ کو صلح کا پیغام دے کر بھیجا۔ طویل گفتگو کے بعد ایک معاہدہ تیار ہوا جو کہ صلح حدیبیہ کہلاتا ہے۔ حضرت علیؓ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ لکھنے کا حکم دیا اور سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوائی۔ عرب میں قدیم دستور یہ تھا کہ وہ ’’باسمک اللھم‘‘ لکھا کرتے تھے، اسی وجہ سے سہیل نے کہا: میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں جانتا۔ قدیم دستور کے مطابق ’’باسمک اللھم‘‘ لکھو، چنانچہ یہی لکھا گیا۔ پھر جب آپؐ نے ’’محمد رسول اللہ‘‘ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ لکھوایا تو پھر سہیل نے کہا: ہم تو آپ کو رسول اللہ نہیں مانتے۔ آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم میری تکذیب کرو، پھر حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ مٹادو۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ میں تو ہرگز نہیں مٹاؤں گا، پھر آپؐ نے خود مٹا کر محمد بن عبداللہ لکھوایا۔ معاہدہ لکھنے کے آداب میں اسوۂ حسنہ سے یہ مثالیں ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہیں، پھر معاہدہ کی شرائط میں سے ہر شرط خوب توجہ کے قابل ہے۔

☆......ایک شرط یہ تھی کہ دس سال تک لڑائی نہیں ہوگی۔

☆......دوسری شرط یہ تھی کہ قریش کا جو شخص بغیر سرپرست کی اجازت کے مدینہ جائے گا وہ واپس کیا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان ہو، اور جو شخص مسلمانوں میں سے مکہ آئے گا اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

☆......اور یہ کہ اس سال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی بغیر حج و عمرہ کئے مدینہ واپس جائیں اور آئندہ سال صرف تین دن مکہ میں رہ کر عمرہ کرکے واپس ہوجائیں۔ تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار نہ ہو اور تلواریں بھی نیام میں ہوں۔

☆......اور یہ بھی شرط تھی کہ قبائل عرب کو یہ آزادی ہوگی کہ وہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں معاہدہ کرلیں۔

یہ شرائط ہر مسلمان کی کمزوری پر دلالت کرتی ہیں بلکہ بعض مسلمانوں کے ذہنوں میں کچھ بوجھ بھی محسوس ہوا، لیکن اس معاہدہ کے بعد پیش آنے والے مفید نتائج نے ثابت کر دیا کہ یہ معاہدہ تاریخ اسلام کا ایک ایسا اہم واقعہ تھا کہ جو مسلمانوں کی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا۔ چنانچہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ سے واپس ہوئے تو راستے میں سورۂ فتح نازل ہوئی، جس میں اس صلح کو فتح مبین کہا گیا۔

اس معاہدہ سے بطور اسوۂ حسنہ یہ بات معلوم ہوئی کہ مسلمانوں کے سربراہ اگر کافروں سے صلح کا معاہدہ کرنے میں اسلام اور مسلمانوں کا نفع سمجھیں تو صلح کر لینا جائز ہے۔ اور اگر صلح کا معاہدہ کرنے میں اسلام اور مسلمانوں کو نفع نہ ہو تو پھر صلح جائز نہیں، کیونکہ یہ فریضۂ جہاد کے خلاف ہے۔ اس معاہدہ سے ایک اصول یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں سے معاہدے کے وقت بلا معاوضہ اور معاوضہ دے کر اور معاوضہ لے کر تینوں طرح معاہدہ جائز ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد یہود مدینہ سے معاوضہ لئے اور دیئے بغیر معاہدہ فرمایا۔ اسی طرح معاہدۂ حدیبیہ میں بھی معاوضہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصارائے نجران سے جو معاہدہ فرمایا، اس میں مال لینے کی شرائط ٹھہرائیں۔ اس معاہدہ میں یہ تھا کہ اہل نجران ہر سال دو ہزار یمنی چادروں کے جوڑے دیں گے، ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں۔ اور غزوۂ احزاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن فزاری کو مدینہ کی نصف کھجوریں دے کر صلح کا ارادہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ معاہدہ میں معاوضہ کی تینوں صورتیں جائز ہیں۔

معاہدات کے بارے میں اسوۂ حسنہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ معاہدات کو لکھوا لینا چاہئے۔ جیسا کہ احادیث اور تاریخ کی کتب میں مختلف معاہدات لکھنے کا حکم موجود ہے۔ جیسے معاہدہ نامہ صلح حدیبیہ، اہل نجران سے کیا گیا معاہدہ، ثقیف سے کیا گیا معاہدہ، بنو ثقیف کے مسلمانوں سے کیا گیا معاہدہ، دومۃ الجندل کے باشندوں کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ، ہجر کے باشندوں کے لئے معاہدہ، اہل مدینہ اور یہود کے درمیان کیا گیا مشہور معاہدہ۔

معاہدات کے بارے میں اسوۂ حسنہ سے یہ تعلیم بھی ملتی ہے کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف کسی بات پر معاہدہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب اہل نجران نے معاہدہ کے وقت خلاف اسلام شرائط پیش کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ماننے سے انکار فرمایا اور معاہدۂ نجران میں یہ لکھوایا کہ یہ ان پر پابندی ہوگی کہ یہ سود نہیں لیں گے اور جو سود لے گا وہ معاہدہ سے خارج ہو جائے گا۔

معاہدات کے بارے میں یہ ادب بھی اسوۂ حسنہ سے معلوم ہوا کہ عہد نامہ کی دو نقلیں ہونی چاہئیں تاکہ ہر فریق کے پاس ایک ایک کاپی محفوظ رہے۔ جیسا کہ صلح نامہ حدیبیہ کی ایک کاپی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی اور دوسری کاپی سہیل بن عمرو کے پاس رہی۔ معاہدات کے لئے ایک بات یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی کہ جب معاہدہ ہو جائے تو دونوں فریقوں کے ذمہ دار افراد ان دستاویز پر دستخط کریں، جیسا کہ حدیبیہ میں جب عہد نامہ لکھا گیا تو مسلمانوں کی طرف سے حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین نے دستخط کئے اور معاہدہ لکھنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی دستخط فرمائے، اور مشرکین کی طرف سے بھی کئی افراد نے دستخط کئے، ان میں سے ایک حویطب بن عبدالعزیٰ اور مکرز بن حفص کے دستخط ہوئے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی معاہدے فرمائے ان میں یہ بات بہت نمایاں ہے کہ آپؐ نے معاہدات میں انسانی حقوق کا خوب خیال رکھا، ہر علاقہ کے شہریوں کو بنیادی حقوق عطا فرمائے، مذہبی حقوق بھی دیئے۔ چنانچہ معاہدات میں عقیدوں کی آزادی رکھی جاتی ہے، کسی شہری کو اپنا مذہب چھوڑنے اور اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ عبادت کی آزادی دی گئی اور ثابت کیا کہ اسلام کے زیر سایہ رہنے والے غیر مسلموں کی عبادت گاہیں بالکل محفوظ رہتی ہیں۔ چنانچہ معاہدۂ نجران میں یہ بات شامل تھی کہ اہل نجران کی جان و مال، مذہب، عبادت گاہیں اور ان کے راہب محفوظ رہیں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں سے معاہدہ فرمایا، ان کے معاشی اور تجارتی حقوق کا بھی خیال رکھا گیا۔ چنانچہ بنو ثقیف کے معاہدے کی یہ شق بھی تھی اور اس میں اس کی واضح مثال موجود ہے اور پھر معاہدات کی پابندی اور پاسداری کرنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے ان معاہدات کی پابندی اور پاسداری کا ایک اعلیٰ معیار امت کے سامنے رکھ دیا۔ اس لئے کہ وہ ذات صادق اور امین ہے، جس کے معاہدات بھی دین اسلام کی دعوت کا ذریعہ ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں زندگی کے تمام معاہدات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے آداب کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دنیا میں یہ معاہدات امن و سکون اور باہمی اعتماد کا ذریعہ بنیں اور آخرت کی فلاح کا سبب بنیں۔ ☆☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

مرکزی راہنماؤں کی ٹوبہ تشریف آوری

ٹوبہ ٹیک سنگھ (مولانا خبیب احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم مالیات مولانا اللہ وسایا نے پیر محل میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے مطالبات تسلیم کئے جانے تک تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ راجہ ظفرالحق کی تحقیقاتی رپورٹ کو منظر عام پر لایا جائے اور رپورٹ میں جو مجرم ہیں انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ بعدازاں انہوں نے ’’چک نمبر ۱۴۸ چولہ‘‘ میں جاری ختم نبوت کورس کی آخری نشست سے بھی خطاب کیا اور شرکاء کورس کو انعامات اور سندات سے نوازا۔

اہلسنت والجماعت کے قائد مولانا محمد احمد لدھیانوی کے بھائی حاجی حفیظ اللہ کے جنازہ میں شرکت کی اور میت کے لئے دعائے مغفرت اور مولانا لدھیانوی سمیت تمام پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

کورس پانچ دن جاری رہا۔ تدریس کے فرائض مولانا خبیب احمد نے سرانجام دیئے۔ کورس کا انتظام قاری ذوالفقار علی نے کیا۔ ۲۳۴ حضرات نے شرکت کی۔ ۱۷ رنومبر کا جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد بلال غلہ منڈی میں دیا۔ جامع مسجد بلال غلہ منڈی کے خطیب مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی مدظلہ ہیں جو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے شاگرد رشید ہیں۔ ایک عرصہ تک مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے دور امارت اور کچھ عرصہ بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور شعبہ مالیات سے متعلق رہے۔ مجلس کی ملازمت چھوڑنے کے باوجود مجلس کو نہیں چھوڑا۔ اب بھی ٹوبہ شہر کے امیر ہیں، مولانا محمد عبداللہ خطیب اور ان کے فرزند ارجمند مولانا سعد اللہ نائب خطیب ہیں۔ ضلع بھر کے جماعتی کارکنوں کے تھانہ کچہری کے معاملات میں کارکنوں کی بھرپور وکالت کرکے ان کی داد رسی کرتے ہیں۔ جمعہ سے فارغ ہوکر دونوں حضرات فیصل آباد تشریف لے گئے۔

پشاور کا تبلیغی دورہ

پشاور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے حکم پر دو روزہ تبلیغی دورہ پر پشاور میں حاضری ہوئی۔ صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، خطیب العصر حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیمؒ کے میزبان اور مبلغین ختم نبوت کے بھی میزبان جناب شیر محمد لالی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔

مدرسہ فیض القرآن والسنۃ میں بیان: انجمن تبلیغ قرآن وسنت آج سے چھیاسٹھ سال قبل مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئیؒ اور ان کے رفقاء نے قائم کی۔ انجمن کا مقصد دعوت تبلیغ تھا۔ انجمن کی دعوت پر ہمارے خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ، مولانا سید عبدالمجید ندیم رحمہم اللہ سمیت ملک کے نامور خطباء اور جید علماء کرام تشریف لاتے رہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے زمانہ میں جب سیاسی جماعتوں اور ان کے پروگرامز پر پابندی عائد کی گئی تو انجمن کے جلسوں پر پابندی لگ گئی تو مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی جو ہمارے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کے والد محترم تھے۔ انہوں نے انجمن کے ذمہ داروں کا اجلاس بلاکر فرمایا کہ آئندہ جلسوں کے بجائے درس قرآن ہوں گے یہ کہہ کر حکمت عملی تبدیل کرلی۔ تبلیغ دین کا فریضہ نہیں چھوڑا البتہ طرز تبدیل کرلیا، وہ انجمن آج بھی قائم ہے، جو ربیع الاول میں ہر سال مختلف مقامات پر پروگرام منعقد کرتی ہے تو آج مدرسہ فیض القرآن والسنۃ میں پروگرام تھا۔ جس میں پشتو زبان کے نامور خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوابی کے راہنما مولانا قاری اکرام الحق اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سیرت النبی کے عنوان پر خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب کے دوران لوگوں سے کہا کہ سیرت و میلاد منانے کے لئے اپنانے کی ضرورت ہے۔

احسن المدارس میں حاضری

جامعہ احسن المدارس پشاور: رجب المرجب ۱۴۲۷ھ میں جامعہ احسن المدارس کا اہتمام مولانا حسن جانؒ نے سنبھالا۔ جامعہ کے پہلے تعلیمی سال میں رابعہ تک کلاسیں شروع ہوئیں اور الحمدللہ! آج دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق جاری و ساری ہیں۔ ۱۲۰ اساتذہ کرام کی نگرانی میں سینکڑوں طلبا زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں۔ جامعہ میں خوبصورت گرین بیلٹ ہے، جو نفاست اور صفائی میں اپنی مثال آپ ہے۔ جامعہ میں شعبہ تحفیظ القرآن کے ساتھ ساتھ کئی شعبے کام کررہے ہیں۔ مولانا حسن جان شہیدؒ کی شہادت کے بعد جامعہ کا نظم ونسق آپ کے فرزند ارجمند مولانا عابدالرحمن مدظلہ کے پاس ہے

جبکہ آپ کے دوسرے فرزند مولانا فخرالحسن ناظم تعلیمات ہیں جو بخاری وترمذی اپنے والد محترم کے طرز پر پڑھاتے ہیں۔

جامعہ میں بزم ادب بھی قائم ہے، جس میں طلبا کو تقاریر سکھلائی جاتی ہیں، گزشتہ دنوں ایسی بزم ہوئی جس کا عنوان ختم نبوت تھا۔ اساتذہ کرام نے چار پانچ طلبا جو مقابلہ میں اول، دوم اور سوم آئے کو انعامات دینے کا پروگرام بنایا اتفاق ایسا ہوا کہ انہیں دنوں راقم بھی پشاور میں تھا تو ۲۵ر نومبر قبل از ظہر تقسیم انعامات کی تقریب میں راقم اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اپنے رفقاء چاچا عنایت اللہ، مولانا عابد کمال سمیت شریک ہوئے۔

راقم نے ''تحریک ختم نبوت میں علماء دیوبند کا کلیدی کردار'' کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا، جس میں ختم نبوت کے حوالہ سے حضرت مولانا حسن جان شہیدؒ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے مختصر خطاب فرمایا اور پُرسوز دعا سے محفل کو اختتام پذیر تک لے گئے۔

تمک منڈی چوک میں جلسہ سیرت: انجمن تبلیغ قرآن وسنہ کے زیر اہتمام ۲۶ر نومبر بروز اتوار تمک منڈی چوک میں سیرت النبی کے عنوان سے جلسہ منعقد ہوا۔ انجمن کا تعارف گزشتہ صفحات میں آچکا ہے کہ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی نے آج سے ۶۶ برس پہلے قائم کی۔ اس وقت انجمن کی صدارت بانیٔ انجمن کے فرزند ارجمند ہمارے صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی فرمارہے ہیں جبکہ اس کے جنرل سیکریٹری مولانا حسین احمد مدنی ایڈووکیٹ ہیں۔ موخرالذکر شعلہ بیان خطیب بھی ہیں، جیسے ہمارے پنجاب میں مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور اور سندھ میں مولانا راشد محمود سومرو ہیں۔ آج کا پروگرام عشاء کے بعد منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مفتی صاحب نے فرمائی اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا حسین احمد مدنی ایڈووکیٹ سلمہ نے سرانجام دیئے، جبکہ مہمان خصوصی راقم الحروف تھا۔

موصوف شعلہ بیان خطیب ہیں اور راقم میں نہ شعلہ ہے اور نہ بیان۔ موصوف کی شعلہ بیانی کے بعد راقم کی استدعا پر صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے پشتو زبان میں پندرہ منٹ بیان فرمایا اور ان کے بعد راقم نے کہا کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام انسانوں کے لئے تمام جہانوں کے لئے، تمام مخلوقات کے لئے ہے۔ راقم کے تفصیلی بیان کے آخر میں صوبائی امیر مولانا شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ تشریف لے آئے تو راقم نے ان کے احترام میں اسٹیج چھوڑ دیا اور آخری بیان اور دعا حضرت مفتی صاحب نے فرمائی۔

ملازئی میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۷ر نومبر کو صبح آٹھ بجے ملازئی چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ہمارے جانے سے پہلے صوابی مجلس کے راہنما مولانا قاری اکرام الحق بیان فرما چکے تھے اور مجمع ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو چکا تھا۔ پشاور اور مضافات کے علماء کرام اور مشائخ عظام براجمان تھے۔ ہمارے جانے سے مجمع کو اسٹیج سیکریٹری نے کھڑا کر دیا اور تاجدار ختم نبوت زندہ کے نعرے لگوائے۔ پشتو زبان بولنے والے حضرات میں یہ خوبی ہے کہ جلسہ کے لئے جو وقت دیا جائے اس میں سینکڑوں مسلمان اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ان کے اس عظیم ذوق کو قیامت تک جاری وساری رکھیں۔

اسلام آباد کی ڈائری

اسلام آباد (مولانا محمد طیب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پانچ روزہ دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ ۲۰ر نومبر ا ا۔ای اسلام آباد کی جامع مسجد بلال میں مغرب کی نماز کے بعد مولانا الطاف الرحمٰن کی دعوت پر مولانا شجاع آبادی کا تقریباً ایک گھنٹہ بیان ہوا۔ گلگت اور دیگر سیاحتی مقامات پر دعوت وتبلیغ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف مدظلہ کے دولت خانہ پر میٹنگ ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عابد کمال، چاچا عنایت اللہ، قاری عبدالوحید قاسمی اور راقم نے شرکت کی۔ اجلاس میں گلگت اور دیگر سیاحتی علاقوں میں دعوت وتبلیغ کے لئے غور وفکر ہوا، طے ہوا کہ مولانا عبدالرؤف فوری طور پر گلگت، اسکردو کے علماء کرام کا اجلاس طلب کریں اور ان کے سامنے گلگت، اسکردو اور دوسرے علاقوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کریں اور ان کی مشاورت سے کام آگے چلائیں۔

مولانا عبدالسلام گلگت کے رہنے والے تھے، گزشتہ سال ۱۴۳۸ھ میں انہوں نے چناب نگر میں پورا سال رہ کر کورس کیا، ان کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ گلگت میں رہنے والے علماء کرام، مشائخ عظام سے ملاقاتیں کریں، انہیں آئینۂ قادیانیت دیں، جہاں ممکن ہوسکے درس وبیان کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولانا محمد طیب، مولانا عابد کمال، مولانا عبدالسلام کے ساتھ مل کر مذکورہ بالا علاقوں کا دورہ کریں، وہاں کی صورت حال سے صوبائی اور مرکزی جماعت کو آگاہ کریں، ان کے دورہ کے بعد مرکز سے مبلغ کے لئے درخواست کی جائے۔ مفتی صاحب نے بتلایا کہ میں بھی گلگتی علماء کرام کے ساتھ رابطہ میں رہوں گا۔

جامعہ دارالہدیٰ گولڑہ میں کانفرنس: جامعہ دارالہدیٰ گولڑہ شریف میں اہل حق کی معیاری درسگاہ ہے، جس میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام کلاسوں

میں سینکڑوں طلباء زیرتعلیم ہیں۔ ۲۱؍نومبر کو مغرب سے عشاء تک سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت شیخ الجامعہ مولانا مفتی عبدالسلام مدظلہ نے کی۔

کانفرنس سے مولانا سیّد عنایت اللہ شاہ، مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور راقم نے تلاوت ونعت کے بعد خطاب کیا۔ عشاء کی نماز تھوڑی سی تاخیر کے ساتھ ادا کی گئی۔ علماء کرام نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کی چوکیداری ہمارے اکابرین نے کی ہے اور ہم بھی ان شاء اللہ! اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ مقررین نے کہا کہ وزیر قانون اور راجہ ظفر الحق کی کمیٹی کے مطابق جو لوگ وزراء، ایم این ایز اور کلریکل اسٹاف ملوث ہے، انہیں عہدوں، وزارتوں اور ایم این اے کی سیٹوں سے برطرف کیا جائے۔ کانفرنس میں علاقائی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی اور کانفرنس استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

حافظ عبیداللہ کی تشریف آوری: انٹرنیٹ کی دنیا میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب کرنے والے نوجوان عالم دین مولانا حافظ عبیداللہ، مولانا شجاع آبادی کی ملاقات کے لئے دفتر تشریف لائے اور نیٹ پر قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ان کے توڑ کے متعلق آگاہ کیا۔ حافظ عبیداللہ نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے قادیانیوں کی سرگرمیوں کے توڑ کے لئے جو پُرامن تحریک عرصۂ ستر سال سے جاری رکھی ہوئی ہے وہ قابل تقلید ہے۔ مجلس کے بزرگوں نے رضاکاروں اور کارکنوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے قانون کے دائرہ میں رہ کر جدوجہد کی اور اپنی تحریک کو صرف قادیانیوں کے مقابلہ میں وقف رکھا۔

ادارہ علوم اسلامی بارہ کہو میں بیانات: اسلام آباد سے سترہ میل کے فاصلہ پر مری روڈ پر مولانا فیض الحق عثمانی مدظلہ نے ''ادارہ علوم اسلامی'' کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ جس میں سینکڑوں طلباء زیرتعلیم ہیں اور دورۂ حدیث تک تعلیم ہوتی ہے۔ مولانا کے حکم پر ظہر سے عصر تک استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور احقر کے بیانات ہوئے اور طلباء کو محنت کرکے فتنوں کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی اور انہیں فتنۂ قادیانیت کے خدوخال سے آگاہ کیا۔ احقر نے ختم نبوت اور اجرائے نبوت کے عنوان پر اور مولانا شجاع آبادی نے اوصاف نبوت پر پون گھنٹہ بیان کیا اور یہ سلسلہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔ مولانا شجاع آبادی کے ایک عزیز ملک محمد رفیق سوئی گیس کے محکمہ میں ملازم ہیں، ایک دن پہلے تشریف لائے اور کہا کہ ایک ٹائم کا کھانا میرے ہاں ہوجائے۔ راقم نے کھانے سے انکار کیا کہ وہ طے شدہ ہے، البتہ آپ کے علاقہ میں ایک مدرسہ میں پروگرام ہے تو آپ کے ہاں چائے پی لیں گے تو عصر کے بعد ان کے ہاں گئے، فراغت کے بعد دفتر واپسی ہوئی۔

شاہی مسجد راولپنڈی میں سیرت خاتم النبیین کانفرنس: شاہی مسجد ۱۰۱۰ھ میں شیر شاہ سوری کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔ سکھوں نے اپنے اقتدار کے زمانہ میں اپنے اقتدار کے بل بوتے پر اس مسجد پر قبضہ کرلیا اور مسجد کو اصطبل کے ساتھ تبدیل کردیا۔ دو سو سال سکھ مسجد میں العیاذ باللہ گھوڑے باندھتے رہے۔ سکھوں اور مسلمانوں میں مڈبھیڑ بھی ہوئی۔ سکھوں نے گولیاں چلائیں، آج بھی مسجد پر گولیوں کے نشانات موجود ہیں۔ انگریزوں کے زمانہ میں مسجد سکھوں کے قبضہ سے واگزار کرائی گئی۔ حضرو ضلع اٹک کے مولانا سیّد محمد شاہ چھپن سال امام وخطیب رہے۔ انہیں کے دور میں مسجد کی توسیع ہوئی۔ ۱۹۸۵ء میں توسیع شروع ہوئی اور ۱۹۸۶ء میں مکمل ہوئی۔ آج کل اس مسجد کے امام وخطیب مولانا عبدالقدیر ہیں۔ مولانا عبدالقدیر اور انتظامیہ کی مدد سے ۲۳؍نومبر ۲۰۱۷ء کو عشاء کی نماز کے بعد ''شاہی مسجد گولیوں والی'' میں ''سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا بدرالاسلام عباسی کا مختصر بیان ہوا۔ ازاں بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک گھنٹہ سیرت النبی اور آپ ؐ کے وصف خاص ختم نبوت کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ مولانا نے بتلایا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ختم نبوت تین قسم پر ہے: (۱) ختم نبوت مرتبی، (۲) ختم نبوت زمانی، (۳) ختم نبوت مکانی اور اس کی تشریح جو حضرت نانوتویؒ نے ''تحذیر الناس'' میں کی ہے، اس پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس میں راولپنڈی کے علماء کرام، دسیوں کی تعداد میں شریک ہوئے اور سینکڑوں مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ رات کا آرام وقیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے دفتر میں رہا۔

خطبۂ جمعہ: مولانا شجاع آبادی کا آخری پروگرام بارہ کہو کی ''جامع مسجد سردار بیگم'' میں جمعۃ المبارک کے خطبہ سے ہوا، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مولانا نے اپنے بیان کے آخر میں تحریک ختم نبوت کے مطالبات پر روشنی ڈالی اور (ن) لیگ کی حکومت سے کہا کہ الیکشن سر پر ہیں اور آپ کے نادان دوستوں نے قادیانیوں اور ان کے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے طے شدہ مسائل کو چھیڑ کر حکومت کے لئے مشکلات اور اسلامیان پاکستان کو پریشانی میں مبتلا کیا اور مطالبات دہرائے۔ راقم نے جامع مسجد واجد بارہ کہو میں خطبہ دیا۔ مولانا شجاع آبادی جمعۃ المبارک سے فراغت کے بعد پشاور تشریف لے گئے۔ اللہ پاک آپ کے تبلیغی دورہ کو قبول ومنظور فرمائیں۔ ☆☆

استنبول اعلامیہ، متحدہ مجلس عمل اور دفاع پاکستان کونسل

شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی مدظلہ

گزشتہ ہفتہ کی تین اہم خبروں کے حوالہ سے آج کچھ گزارشات پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔ پہلی خبر اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے استنبول میں ہونے والے سربراہی اجلاس کی ہے جس میں امریکہ کا سفارت خانہ بیت المقدس میں منتقل کرنے کے بارے میں امریکی صدر ٹرمپ کے اعلان کو مسترد کرتے ہوئے اعلان کیا گیا ہے کہ ''القدس'' فلسطین کا دارالحکومت ہے اور امریکی صدر کا یہ اعلان غیر قانونی اور قابل مذمت ہے۔ کانفرنس کے اعلامیہ میں عالمی برادری سے اپیل کی گئی ہے کہ مشرقی بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کیا جائے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مذکورہ اعلان کے بعد مسلم سربراہوں کے مل بیٹھنے کا پوری دنیا میں شدت کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا جس کے لئے ترک صدر رجب طیب اردگان نے متحرک کردار ادا کیا ہے اور ان کی سرگرمیاں دیکھ کر عالم اسلام کے بیشتر حلقوں کو یہ اطمینان ہوا ہے کہ ہم اپنی عالمی قیادت سے یکسر محروم نہیں ہیں۔ صدر اردگان کو عالم اسلام کے اجتماعی مسائل کے لئے مضطرب اور بے چین دیکھ کر شاہ فیصلؒ، ذوالفقار علی بھٹو اور مہاتیر محمد یاد آرہے ہیں جو امت مسلمہ کے اجتماعی مسائل پر گفتگو کرتے تھے اور ان کے لئے اپنے اپنے دائرہ میں کوشاں بھی ہوتے تھے۔ اول الذکر دونوں اللہ تعالیٰ کے حضور جا چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا معاملہ فرمائیں جبکہ آخر الذکر مہاتیر محمد علیل ہیں اور ہم ان کی صحت یابی کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعاگو ہیں، آمین یارب العالمین۔

ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی خدمات میں لاہور کی مسلم سربراہ کانفرنس تاریخی سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جبکہ شاہ فیصل شہیدؒ نے مغربی ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کر کے دنیا کو یہ احساس دلایا تھا کہ مسلم دنیا اور عالم عرب اگر آج بھی متحد و بیدار ہو جائیں تو عالمی معاملات پر مغرب کی اجارہ داری کو چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے او آئی سی کے سربراہ کے طور پر یہ مہم چلائی تھی کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مسلم امہ کو ویٹو پاور کا حق دلانے اور متنازعہ بین الاقوامی معاہدات پر نظر ثانی کے لئے مضبوط موقف اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس کے لئے انہوں نے اقوام متحدہ کی پچاس سالہ تقریبات کا بائیکاٹ کرنے کی تجویز دی تھی مگر بیشتر مسلم حکومتوں کی سردمہری نے ان کی اس تجویز کو آگے نہیں بڑھنے دیا تھا۔ ان کے بعد اب رجب طیب اردگان سامنے آئے ہیں جو حوصلہ و تدبر کے ساتھ عالم اسلام کے مسائل و مشکلات پر بات کر رہے ہیں اور ان کی پشت پر چونکہ ''خلافت عثمانیہ'' کا شاندار ماضی ہے اس لئے ہم جیسے نظریاتی کارکنوں کو ان کی باتیں زیادہ بھلی لگ رہی ہیں اور ان سے توقعات بھی زیادہ وابستہ ہوگئی ہیں، خدا کرے کہ وہ ان توقعات پر پورا اتریں، آمین یارب العالمین۔

جہاں تک استنبول کانفرنس کے اعلامیہ کا تعلق ہے ہمارے نزدیک یہ خوش آئند اور عالم اسلام کے جذبات کا ترجمان ہے۔ لیکن اعلامیہ سے آگے بھی کچھ کرنے کی ضرورت ہے، اس سلسلہ میں پاکستان کے سابق وزیر داخلہ جناب رحمان ملک کی یہ تجویز زیادہ مناسب لگتی ہے کہ او آئی سی میں شامل تمام ممالک امریکہ کا چند روز کے لئے عملی بائیکاٹ کر کے اس کو اپنی سنجیدگی کا احساس دلائیں۔ یہ بائیکاٹ اگرچہ علامتی ہوگا لیکن اگر اتنا بھی عملاً ہو جائے تو

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی
فون: 32545573

صدر ٹرمپ کو اپنے اعلان پر نظرثانی کے لئے آمادہ کرنے میں مؤثر ثابت ہوسکتا ہے ورنہ اسرائیلی رویہ کے خلاف قراردادیں تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بھی منظور کر رکھی ہیں جن سے صدر ٹرمپ بے خبر نہیں ہیں۔

دوسری اہم خبر متحدہ مجلس عمل کی بحالی کی ہے جس کا ملک بھر کے سنجیدہ علمی و دینی حلقوں میں خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ متحدہ مجلس عمل کی بحالی اور آئندہ الیکشن ’’کتاب‘‘ کے انتخابی نشان پر مشترکہ طور پر لڑنے کا اعلان قومی سیاست میں دینی جماعتوں کے کردار کو زیادہ مؤثر بنانے کا باعث ہوگا اور یہ وقت کی اہم ترین ملی و قومی ضرورت ہے۔ اس پر سیکولر اور لبرل حلقوں کو ضرور پریشانی ہوگی اور وہ اس کا شدت کے ساتھ اظہار بھی کریں گے جس سے ہمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ بعض دینی حلقوں کی طرف سے جو تحفظات سامنے لائے جارہے ہیں ان پر توجہ دینی چاہئے۔ ہمارے خیال میں متحدہ مجلس عمل کی قیادت میں شیعہ نمائندگی پر اعتراض درست نہیں ہے کہ تحریک آزادی، تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک تحفظ ناموس رسالت سمیت ہر قومی و دینی تحریک میں اہل تشیع کی مؤثر نمائندگی نہ صرف ہماری قومی روایات کا حصہ چلی آرہی ہے بلکہ ملی ضرورت بھی ہے۔ مگر جو بات زیادہ محسوس ہورہی ہے وہ یہ ہے کہ ماضی قریب میں ملک گیر سطح پر سنی شیعہ کشمکش اور باہمی تصادم میں جو حلقے اور جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل محاذ آراء رہی ہیں ان میں ایک کو متحدہ مجلس عمل کی قیادت میں شامل کرنا اور دوسروں کو یکسر نظرانداز کردینا قرین انصاف نہیں ہے۔ اس مسئلہ کو قومی و ملی تحریکات میں اہل تشیع کی نمائندگی کے حوالہ سے نہیں بلکہ ماضی قریب کی باہمی محاذ آرائی کے تناظر میں دیکھنا زیادہ حقیقت پسندانہ بات ہوگی۔ بہرحال بعض دینی حلقوں کے ان تحفظات کے تذکرہ کے باوجود ہم متحدہ مجلس عمل کی بحالی کو قومی اور دینی ضرورت سمجھتے ہوئے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ متحدہ مجلس عمل کی قیادت ماضی کے تجربات، حال کی ضروریات اور مستقبل کے خدشات کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامیان پاکستان کو مؤثر اور حوصلہ مند دینی قیادت فراہم کرنے میں کامیاب ہوگی۔

> **متحدہ مجلس عمل کی بحالی اور آئندہ الیکشن ’’کتاب‘‘ کے انتخابی نشان پر مشترکہ طور پر لڑنے کا اعلان قومی سیاست میں دینی جماعتوں کے کردار کو زیادہ مؤثر بنانے کا باعث ہوگا**

اس دوران مولانا سمیع الحق کی سربراہی میں دفاع پاکستان کونسل بھی نئے سرے سے متحرک ہوئی ہے اور اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد کر کے بیت المقدس کے مسئلہ پر تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں نے مشترکہ جدوجہد کا فیصلہ کیا ہے جو تحسین و تبریک کے لائق ہے۔ مولانا سمیع الحق نے مجھے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی مگر میں اپنی بعض مصروفیات کے باعث حاضر نہ ہوسکا۔ عام حلقوں میں متحدہ مجلس عمل کی بحالی اور دفاع پاکستان کونسل کے ازسرنو متحرک ہونے کو باہمی معاصرت کے تناظر میں دیکھا جارہا ہے مگر قارئین جانتے ہیں کہ میں ہر معاملہ میں مثبت اور امید کے پہلو کو ترجیح دیا کرتا ہوں۔ میرے خیال میں جہاں یہ ضروری ہے کہ دینی مکاتب فکر اور جماعتیں قومی سیاست میں متحد ہو کر حصہ لیں اور الیکشن مل کر لڑیں وہاں یہ بھی قومی ضرورت ہے کہ الیکشن اور پاور پالیٹیکس سے ہٹ کر غیر انتخابی بنیادوں پر تمام مکاتب فکر کا کوئی مؤثر مشترکہ تحریکی فورم بھی قومی سطح پر متحرک رہے۔ یہ دونوں فورم قومی اور ملی ضرورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی ضرورت بھی ہیں۔ اگر متحدہ مجلس عمل اور دفاع پاکستان کونسل اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دریا کے دو کناروں کی طرح متوازی چلتے ہوئے بھی خاموش انڈرسٹینڈنگ کرلیں تو بہت سی قومی اور ملی ضروریات کو حصار میں لے کر اپنی منزل کی طرف رواں دواں رکھنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو آمین یارب العالمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۱۶ دسمبر ۲۰۱۷ء)

سو سال سے عوام کی بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان: حضرت مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ (۲) ضبط وترتیب: مولانا محمد قاسم

اب سوال یہ ہے کہ جب ”علم وحی“ پر مدار ہے ہدایت انسانی کا، اور علم وحی کا دروزہ بند ہوگیا مگر ہدایت کا دروازہ تو بند نہیں ہوا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد جو مخلوق دنیا میں آئے گی، دنیا کے عرض میں بھی اور دنیا کے طول میں بھی - ہر زمانہ کا شرق وغرب اور شمال وجنوب ملا کر دنیا کا عرض ہے، اور ہر زمانہ آگے بڑھ رہا ہے وہ طول ہے۔ وہ طول کہاں تک ہے؟ قیامت تک، قیامت کے بعد تک بھی، جہاں تک اللہ کے علم میں ہے! ہم نہیں جانتے: ”مـــادامـت السمـوت والارض الا ماشاء ربک“ (ہود:۱۰۷)- تو دنیا کے طول وعرض میں ساری مخلوق جتنی بھی ہے اس کو ہدایت کی ضرورت ہے کہ نہیں؟ گناہ تو ہورہے ہیں ناں! اب وحی کا دروازہ بند ہے، بات ذرا غور سے سمجھنا! وحی کا دروازہ بند ہے، نئی وحی نہیں آئے گی، اور پرانی وحیوں کا حشر آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیا ہوا؟ انسان اپنے نبی کے جانے کے بعد نبی کی تعلیم کو محفوظ نہیں کرسکے مگر تھوڑے عرصہ تک، تحریف در تحریف در تحریف ہوتے ہوتے ناپید ہوگئی، پہلی نبوت جب ناپیدا ہوتی ہے محرف ہوکر تو نئی نبوت آتی ہے، اب نئی نبوت کا دروازہ بند ہوگیا تو نتیجہ کیا تھا؟ کہ ہدایت کا دروازہ کھلا ہے، ہدایت کے لئے لوگوں کو ضرورت ہے نبوت کے علم کی، نبوت کے علم کی بھی ضرورت ہے، نبوت کے عمل کی بھی ضرورت ہے، دروازہ نبوت کا بند ہے، اب اللہ کی حجت بندوں پر کیسے تمام ہوگی؟ اللہ نے اس اشکال کو کیسے حل فرمایا؟ اللہ نے ذکر کیا کلام الٰہی میں: ”انـا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعده واوحینـا الی ابراهیم واسمٰعیل واسحق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وهارون وسلیمٰن واتینـا داؤد زبوراً ورسلاً قد قصصنهم علیک من قبل.“ (النساء:۱۶۳-۱۶۴)

”من قبل“ کا ذکر ہے، ”من بعد“ کا نہیں ہے۔ جہاں کہیں بھی دیکھیں! متقین کی علامت کیا ہے؟ ”یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰة ومما رزقناهم ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وانـزل مـن قبلک وبالآخـرة هم یوقنون۔“ (البقرہ:۳-۴) کہیں ایک جگہ بھی کوئی شک نہیں ”ختم نبوت“ کے بارہ میں۔

ایک جگہ فرمایا: ”رُسلاً مبشرین ومنذرین“ کیوں؟ ”لئلایکون للناس علی اللّٰه حجة بعد الرسل وکان اللّٰه عزیزاً حکیماً“ (النساء:۱۶۵)۔ اب اگر نبی بھیجے، سب پر وحی آئی، انہوں نے ہدایت دی لوگوں کو، وہ دینے کے بعد چلے گئے، لوگ بھول گئے تعلیم کو، آخر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی آئی۔ اب وحی کا دروازہ بند ہے، لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہدایت کا تو دروازہ بند نہیں! ہدایت کی ضرورت ہے۔ اگر اب کوئی گناہ گار گناہ کرتا ہے اور وحی کا دروازہ بند ہے اور پہلی وحی کی حفاظت پر یقین نہیں تو نتیجہ کیا نکلے گا؟ اللہ پوچھے گا کہ: میری ہدایت آئی تھی تو تم کیوں ایمان نہیں لے آئے؟ وہ کہیں گے: آپ نے تو وحی کا دروازہ بند کردیا تھا۔ یہ اشکال ہے کہ نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”لٰکن اللّٰه یشهد بما انزل الیک انزله بعلمه والملٰئکة یشهدون وکفیٰ باللّٰه شهیداً“ (النساء:۱۶۶) کہ میں نے جو آپ پر وحی نازل کی ہے وہ دوسری وحیوں کی طرح نہیں ہے، یہ کامل ومکمل ہے۔ اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری میں نے خود لی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ میں کیا چیز بھیج رہا ہوں! گویا ”ختم نبوت“ کے عنوان کے ساتھ تکمیل دین کو جوڑ دیا گیا۔ فوراً آیت آئی: ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً“ (المائدہ:۳) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو کتنا اجاگر فرمایا! ایک سو آیات قرآنیہ کا استدلال کیا گیا ”ختم نبوت“ کے مسئلہ پر، دو سو سے کچھ اوپر احادیث محمدیہ سے ”ختم نبوت“ کا اعلان کیا گیا۔ اور دین کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے ڈالی، کس پر؟ بتاؤ! ”انا انزلنا التوراة فیها هدی ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین هادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتب اللّٰه وکانوا علیه شهداء۔“ (المائدہ:۴۴) پہلوں کی حفاظت علماء کے ذمہ تھی۔ لیکن اس وحی کی حفاظت، الفاظ کی حفاظت: ”لاتحرک به لسانک لتعجل به“ (القیامۃ:۱۶)...... تو اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دے...... اس کے الفاظ کی حفاظت میری ذمہ داری ہے۔: ”انا علینا جمعه“...... اس کو جمع ہم نے کرنا ہے......۔ ”وقرانه“...... اس کو پڑھوانا بھی ہم نے ہے...... اس کا جمع کرنا، جمع رکھنا، پڑھوانا، پھر جب جمع ہوجائے ”فاذا قرانه فاتبع قرانه“...... تو اس کو پڑھتے رہو......۔ ”ثم ان علینا بیانه“...... اور اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے......۔

اللہ نے وحی محمد (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی حفاظت خود فرمائی، اس میں کسی دوسری وحی کی شراکت نہیں۔ وہ وحی جو قلب محمد پر اتری، اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ اس کا پڑھوانا' اس کا جمع کرنا' اس کا بیان کروانا' اور بیان کے بعد ایک جماعت کا ہر زمانہ میں اس پر عامل رکھنا، تاکہ اس کے کمال میں کمی نہ آئے اور کل کلاں کو قیامت کے دن کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں فلاں مسئلہ نہیں ملا تھا' اس لئے میں نہیں بتاسکا تھا امت کو، ایسا نہیں ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کے اندر ہر زمانہ میں ایسے اشخاص پیدا فرمادیے جو ہر زمانہ کے مطابق اس وحی کے اندر پوشیدہ ومخفی امور سامنے لانے کے لئے کتاب وسنت میں غواصی کرکے مسئلہ کو حل کردیتے ہیں، اور یہ ساڑھے چودہ سو سال سے محفوظ ہے۔ یہاں تک کہ اب یہ مجمع ہے! اس مجمع کے اندر عوام بھی ہیں' معمر لوگ بھی ہیں، بچے بھی ہیں' طالب علم بھی ہیں' عالم بھی ہیں' اَن پڑھ بھی ہیں، اگر سب سے ایک سوال کیا جائے کہ ایمان داری سے بتلائیں: آپ کا عقیدہ ہے کہ قرآن اپنے الفاظ کے ساتھ وہی قرآن ہے جو لوح محفوظ سے جبرئیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر لے کر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر سے وہ صحابہ کرامؓ کے قلوب میں داخل ہوا اور صحابہ کرام کے قلوب سے تابعین، تبع تابعین؛ ہر دور میں چلتے چلتے ہم تک آج پہنچا ہے۔ کیا یہ وہی کتاب ہے کہ نہیں؟ ("بے شک! یہ وہی ہے۔" مجمع سے آواز) کیا یہ دلیل نہیں؟ اور جو چیز ثابت رہتی ہے، عقلاء کے اندر بھی ہے، علماء کے اندر بھی ہے، قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر ہے: "انزل من السماء ماء، فسالت اودیة بقدرها فاحتمل السیل زبداً رابیا و مما یوقدون علیه فی النار ابتغاء حلیة او متاع زبد مثله کذلک یضرب الله الحق والباطل فاما الزبد فیذهب جفاء ا واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض" (الرعد:١٧) جو چیز نافع ہوتی ہے' وہ باقی رہتی ہے۔ (اس مقام پر تصویر لینے کی کوشش کرنے والے ایک صاحب کو حضرت خاکوانی صاحب مدظلہ نے ڈانٹ کر بٹھادیا اور فرمایا کہ کیا کروگے اس تصویر سے؟ اللہ سے ڈرو!) میں بات سمجھا رہا ہوں کہ "ختم نبوت" زندہ حقیقت ہے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دوام بخشا۔ یہی دوام دلیل ہے اس بات کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم الانبیاء" ہیں۔ اور "ختم نبوت" نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اتنا اونچا کردیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی قائد تھا انسانیت کا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد جب نبوت کا دور ختم ہوا تو اب صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، پوری کائنات کے امام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے کھلے الفاظ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ آپ اعلان کردیجئے: "قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا" (الاعراف:١٥٨) آگے فرمایا: "الذی له ملک السموٰت والارض" ...... جس اللہ کی ملک ہے پورے آسمان و زمین میں' وہ اللہ کہہ رہا ہے کہ آپ میرے بھیجے ہوئے ہیں پوری انسانیت پر، پوری خلائق پر......۔

ایک روایت آتی ہے' قاضی عیاضؒ نے "الشفاء" میں نقل کی ہے، مدت ہوئی دیکھی تھی۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج کے لئے لے جایا جانے لگا، براق آئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہونے لگے تو براق نے ذرا شوخی کی۔ جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: "تھم، تھم! پتا ہے تجھ پر کون سوار ہورہا ہے؟ یہ رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔" تو اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے ایک سوال کیا کہ: میری رحمت سے سب کو حصہ ملا ہے، تو بھی تو مخلوق میں سے ہے، کیا تجھے بھی میری رحمت سے حصہ ملا ہے؟ تو اس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے بھی ملا ہے۔ پوچھا: کیسے ملا ہے؟ بتایا کہ جب میں آپ کے پاس قرآن لے کر آتا تھا- یہ قرآن فرشتوں کا وظیفہ نہیں، علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے لکھا ہے: "قرآن عام فرشتوں کا وظیفہ نہیں' ان کے وظائف اور ہیں، لیکن جبرئیل امین کو بوجہ رسول ہونے کے اسے پڑھنے کی طاقت تھی- تو میں جب یہ آیات لے کر آیا: "انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون ولقد راه بالافق المبین" (التکویر:١٩-٢٣) ان آیات کے نزول سے پہلے- یہ میری شان میں نازل ہوئیں، میرے حق میں آئی ہیں - میں مقام خشیت میں تھا، میں ڈرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں میری عاقبت پتا نہیں کیا ہے! شیطان ابلیس کا جو حشر ہوا وہ میرے سامنے تھا، وہ بھی اونچے مقام کا تھا لیکن ایک سجدہ کے نہ کرنے سے وہ مارا گیا تو میرے ساتھ بھی کہیں ایسا نہ ہو! میں ڈرتا تھا، مقام خشیت میں تھا اور مقام خشیت میں ہونا بڑی اذیت کی بات بھی ہوتی ہے، تو جب یہ آیات نازل ہوئیں تو میں مطمئن ہوگیا کہ الحمدللہ! میں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول بھی ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے سردار بھی بنایا ہے، مجھ پر اعتماد بھی فرمایا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل مجھے یہ نعمت ملی ہے۔

میرے دوستو! اس "ختم نبوت" نے امت محمدیہ کو ایک مقام دیا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک مقام ملا ہے۔ جتنی بھی فضیلتیں اس امت کو ملی ہیں' اسی "ختم نبوت" کی برکت سے ملی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ "ختم نبوت" کی وجہ سے حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو دوام ملا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اُمر ہوگئی۔ تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے، نہیں! بلکہ یہ جنت میں بھی منسوخ نہیں ہوگی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ’’ختم نبوت‘‘ کی برکت سے ایسا مقام ملا جسے آپ نے خود بیان فرمایا: ’’بعثت الی الخلق کافۃ‘‘۔ اس میں تمام مخلوقات آگئیں۔ آپ کی ولایت‘ آپ کی نبوت کی ولایت ٹھہری۔ غور کریں میرے بھائیو! یہی وجہ ہے کہ دوسروں کی معراج اور آپ کی معراج میں فرق ہے۔ معراج کیا تھی؟ آپ کو اپنی ولایت کے دائرہ کے انتہائی مقام پر پہنچایا گیا! اور وہ جگہ کہاں تھی؟ وہ مقام وجود اور مقام امکان کے ٹکراؤ کی انتہا کی جگہ تھی: ’’فکان قاب قوسین او ادنیٰ‘‘ (النجم:۹) اور اس ’’ختم نبوت‘‘ کی بشارت آپ کو وہاں دی گئی۔ چنانچہ علاقہ دیلمی رحمہ اللہ کے حوالہ سے حضرت مولانا بدر عالم رحمہ اللہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مجھے معراج میں بلایا گیا اور انتہائی قرب اللہ نے مجھے عطا کیا اور ’’قاب قوسین‘‘ تک پہنچایا تو میرے رب نے مجھے وہاں خطاب فرمایا کہ: یا محمد......! میں نے کہا: لبیک یا رب! (میں حاضر ہوں، میرے رب!) ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تجھے آخری نبی بناؤں، تجھے کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ میں نے کہا: یا اللہ! اعتراض کیوں ہو؟ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: یا محمد......! میں نے پھر عرض کیا: لبیک یا رب! کہا: میں نے تم کو آخری نبی بنادیا۔ پھر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تیری امت کو آخری امت بناؤں، تو تیری امت کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟ میں نے کہا: یا رب! کیوں اعتراض کرے گی؟ فرمایا: اچھا! اپنی امت کو جاکر میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ میں نے ان کو آخری امت بنایا۔ یہ معمولی بات ہے......؟؟؟ اس سے ایک بات ظاہر ہوتی ہے: وہ یہ کہ آخری ہونا محض تاریخی طور پر تقدم وتاخر نہیں کہ ایک پہلے آگیا، ایک بعد میں آگیا نہیں۔ یہ ایک خاص منصب ہے جو آخری کو عطا ہوا، اور وہ کیا ہے؟ وہ مقصد ’’مقصود۔‘‘ ہے کہ تو ہے تو جہان ہے، نہیں تو جہان کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ تو خلاصۂ کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اور چونکہ آپ کی نبوت کی ولایت لامتناہی ہے تو یہ بھی ایک وجہ ہے کہ جب کفار قریش نے کعبۃ اللہ کا دامن تھام کر یہ بددعا کی: ’’واذا قالوا اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم‘‘ (الانفال:۳۲) کہ اے اللہ! اگر یہ سچے ہیں تو ہم پر عذاب بھیج، پتھر کی وہ بارش آندھی چلا، جو تو کرتا ہے کہ، تاکہ انہیں پتا ہو کہ ہم نہیں مانتے۔ کتنے واضح الفاظ میں انہوں نے کہا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تو عذاب ضرور آئے گا۔ لیکن نہیں آیا۔ آپ کو اشکال ہوا، پھر جبرئیل امین تسلی دینے کے لئے یہ آیات لے کر آئے: ’’وما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم وکان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون‘‘ (الانفال:۳۳) ایک تو یہ کہ آپ ان میں تھے، اس لئے عذاب نہیں آیا۔ ’’وما کان اللّٰہ معذبھم...الخ‘‘ وہ ’’غفرانک‘‘ کہتے تھے ہر طواف کے ختم ہونے تک، یہ بھی خصلت تھی کہ وہ معافی مانگتے تھے‘ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے عذاب روکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کو دور کیا تو پھر عذاب ایک نئی شکل میں آیا، وہ شکل نہیں آئی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک سنت ہے، اور سنت اللہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اس میں تبدیلی نہیں آیا کرتی: ’’ولن تجد لسنۃ اللّٰہ تبدیلاً‘‘ (الاحزاب:۶۲) کہ جب کسی قوم پر عذاب لاتے ہیں تو اس کے پیغمبر کو اس کی حدود ولایت سے نکال لیتے ہیں، لیکن یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں لے جاتے؟ آسمان پر لے جائیں تب بھی وہ آپ کی ولایت میں ہے، جنت میں لے جائیں تب بھی، جنت ودوزخ کی سیر کرائی‘ وہ بھی آپ کی ولایت میں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عذاب کے قانون کو بدل دیا کہ مسخ وغیرہ ختم کردیا۔ پھر فرمایا: ’’قاتلوھم یعذبھم اللّٰہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مؤمنین ویذھب غیظ قلوبھم ویتوب اللّٰہ علیٰ من یشاء واللّٰہ علیم حکیم‘‘ (التوبۃ:۱۴-۱۵) کہ اب اللہ تعالیٰ ان کو عذاب تمہارے ہاتھوں سے دے گا تاکہ تمہارے سینے تو ٹھنڈے ہوں، جہاد شروع کردیا۔ اور جہاد میں ایک ایسی لذت رکھی کہ یہ مجاہدین سے پوچھئے کہ کیا لذت ان کو ملتی ہے!؟ ہمیں تو پتا نہیں، ہم تو بے کار لوگ ہیں۔

میرے دوستو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات کو ’’ختم نبوت‘‘ نے بہت بلند کردیا۔ یہاں تک کہ اب پوری کائنات کی نجات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی اتباع، ذاتی تقلید؛ یعنی تقلید شخصی میں مضمر ہے: ’’قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ‘‘ (آل عمران:۳۱)۔ ’’فاتبعوا الرسول‘‘ نہیں کہا، ’’فاتبعونی‘‘ کہا ہے۔ ’’فاتبعوا الرسول‘‘ کا معنی یہ ہوسکتا تھا کہ وقت کے رسول کی اتباع کرو! نہیں...! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا ہوگی، چاہے دیکھا ہے یا نہیں دیکھا، زمانہ پایا ہے یا نہیں پایا‘ اب ہدایت کا معیار اللہ کے ہاں یہی ٹھہرا ہے، محبت الٰہی کے حصول کا طریقہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ: ’’ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین‘‘ (آل عمران:۸۵)۔ یہ عام اعلان ہے، جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوا۔ (جاری ہے)

خبروں پر ایک نظر

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، لکی مروت

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت اور رؤیت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ ربیع الاول میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد کرتی ہے۔امسال ۲۸ نومبر کو جامع مسجد مولانا جمعہ خان سرائے نورنگ میں سولہویں سالانہ خاتم الانبیاء کانفرنس استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالغفار مدظلہ کی صدارت میں، قاری عبیداللہ مدظلہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف نے ادا کئے۔کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے صوبائی سینئر نائب امیر مولانا مفتی کفایت اللہ مدظلہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر قسم سیاسی و مسلکی وابستگی بالاتر ہے۔اس کے لئے آواز اٹھانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔اسمبلی میں جمعیت علماء اسلام اس کے تحفظ کے لئے بھرپور کردار ادا کرتی آرہی ہے اور ان شاء اللہ! آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

سیرت کانفرنس سے جے یو آئی آل فاٹا کے امیر مفتی عبدالشکور، علامہ خورشید احمد صدیقی، جے یو آئی تحصیل نورنگ کے امیر مفتی ضیاء اللہ، رؤیت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے صدر مفتی عبدالغفار، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی (راقم)، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر مولانا عبدالرحیم اور ختم نبوت کے ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان نے بھی خطاب کیا جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے سابق ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی، ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ جان، تحصیل ناظم نورنگ مولانا اعزاز اللہ، مفتی محمد ہارون، مولانا محمد گل، حافظ شبیر احمد، مولانا گل رئیس خان، مولانا امجد طوفانی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ، مفتی محمد رضوان اور حافظ امیر پیاؤ شاہ سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام موجود تھے۔

مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری دنیا کے لئے رحمت للعالمین ہیں۔ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانے لٹائے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اپنانے سے ہی اب بھی رحمتیں برستی ہیں اور دنیا میں امن وامان قائم ہوسکتا ہے۔موجودہ بدامنی کا واحد حل قرآن وسنت کی تعلیمات کو اپنانا اور ان قوانین کو نافذ کرنا ہے تاکہ نئی نسل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس کرایا جاسکے انہوں نے حکمرانوں اور اراکین پارلیمنٹ ومقتدر قوتوں کو متنبہ کیا کہ ختم نبوت کے قوانین کو چھیڑنے سے باز آجائیں اور ختم نبوت کے مقدس نام کو سیاسی و مسلکی وابستگی سے بالاتر رکھا جائے، کیونکہ یہی ایک واحد پلیٹ فارم ہے جس پر پوری قوم متفق ہے۔خدانخواستہ اگر اسے متنازع بنایا گیا تو ملک مزید افراتفری کا شکار ہوگا۔

شرکائے کانفرنس نے اس عزم کا ارادہ کیا کہ زندگی کی آخری سانس تک ختم نبوت کا دفاع کرتے رہیں گے اور اس پر آنچ نہیں آنے دیں گے، چاہے اس کے لئے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔کانفرنس میں دیگر سالوں کی نسبت امسال کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، جس سے جامع مسجد کی وسیع وعریض عمارت لوگوں کے کم پڑگئی، کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لئے مقامی پولیس کے ساتھ جے یو آئی کے رضاکار انصار الاسلام نے بھی خدمات سرانجام دیں۔کانفرنس جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر مولانا عبدالرحیم مدظلہ کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کی قراردادیں:

☆......قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے فوراً برطرف کیا جائے۔

☆......حکومت ناموس رسالت کے قوانین میں ترمیم سے باز رہے اور اس قانون کے تحت جن مجرموں پر جرم ثابت ہوکر سزائیں سنائی گئی ہیں، ان پر فوری طور پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

☆......آسیہ مسیح سمیت تمام گستاخوں کو فوری طور پر سزائے موت دی جائے۔

☆......مسلم ٹی وی ون اور مسلم ٹی وی سمیت تمام قادیانی چینلز، اخبارات وجرائد فوری طور پر بند کئے جائیں۔

☆......یہ اجتماع عوام الناس سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی مصنوعات سمیت تمام قادیانی اداروں کا بائیکاٹ کیا جائے اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری امت اور قوم اتحاد ویکجہتی کا مظاہرہ کرے۔

☆☆......☆☆

ختم نبوت کانفرنس ،نواب شاہ

نواب شاہ(قاری عبداللہ فیض)عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس بروز منگل ۱۹ر دسمبر ۲۰۱۷ء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں بعد نماز مغرب (زیر صدارت مولانا محمد انیس امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ، زیر سرپرستی مولانا محمد سلیم شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور اور زیر نگرانی مولانا تجمل حسین مبلغ ختم نبوت نواب شاہ) منعقد ہوئی، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا،تلاوت کی سعادت قاری رضا محمد نے حاصل کی، حافظ محمد اشفاق نے ہدیۂ نعت پیش کیا اور نظمیں پڑھیں، مولانا ثناء اللہ نگسی نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بیان کیا۔اس کے بعد مولانا مختار احمد (مبلغ میرپور خاص) نے بیان کیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اب تک کی پُر امن کارکردگی پیش کی۔پھر مولانا محمد عمران نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے، ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے مل کر جدوجہد کی ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبوت کے جس محل کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر آخر میں مزین فرمایا ہے اس حسین محل کی رونق و تحسین کو پامال کرنے کی مرزا قادیانی نے ناپاک اور ناکام کوشش کی ہے،لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم باوفا نبی کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے قادیانیوں اور تمام قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔اس کے بعد شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت اور اس مسئلہ پر قومی اسمبلی کی مکمل و مدلل رپورٹ بیان فرمائی اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دفاع کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں نے میرے نبی کی اہانت کی ہے،لہٰذا ہم قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں۔ہمیں دنیا کا کوئی قانون اس بات پر مجبور نہیں کرسکتا کہ ہم ان کے ساتھ باہمی تعلقات قائم رکھیں۔آخر میں مقرر شیریں بیاں مولانا محمد رفیق جامی نے عشق مصطفےٰ اور عاشقین مصطفےٰ کا تذکرہ فرمایا اور دعا فرمائی۔اس طرح رات گئے تقریباً ۱۲ بجے بحمدللہ تعالیٰ کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

قاری نیاز احمد خاصخیلی،قاری علی اصغر،قاری محمد تصور، قاری عطاءالرحمٰن مدنی اور بھائی عبدالرؤف کانفرنس کے جملہ امور اور علماء کرام اور دیگر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔بحمداللہ تعالیٰ کانفرنس میں ہر طبقے کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی، خصوصاً مولانا حزب اللہ کھوسو، مفتی عبدالکریم القاری، قاری عبدالقیوم چنہ، مولانا محمد اشرف اور شہر کے دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔مولانا محمد امجد جمیل، مولانا عبدالحلیم مینگل، مولانا جاوید الرحمٰن پھل، مولانا عبداللہ بروہی، مفتی سلیم اللہ ابڑو اور علماء کرام نے قرب و جوار سے قافلوں کی صورت میں جوق در جوق شرکت کی۔اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کے تعاون اور محنت کو قبول فرمائے، اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو تادمِ آخر ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔آمین۔

خصوصی نشست ،نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس بروز منگل ۱۹ر دسمبر ۲۰۱۷ء کے موقع پر بعد نماز عصر تا مغرب زیر تعمیر مرکز ختم نبوت (نزد گجراواہ سانگھڑ روڈ نواب شاہ) میں مبلغ ختم نبوت ضلع نواب شاہ حضرت مولانا تجمل حسین کی نگرانی میں ایک پروگرام منعقد ہوا، جس کی صدارت مخدوم العلماء خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ العزیز کے صاحبزادے و سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت فیوضہم نے فرمائی۔اس موقع پر مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے بیان کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مختصر خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارروائی ۱۹۴۹ء سے اب تک کی پیش فرمائی، نیز فرمایا کہ ملک بھر کے اکثر بڑے بڑے شہروں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذاتی ملکیتی مراکز موجود ہیں، ان میں سے ایک یہ نواب شاہ شہر میں بھی الحمدللہ! جماعت کا ملکیتی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ارکان سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج و تخت ختم نبوت کے دفاع میں ہی اللہ تعالیٰ نے نجات رکھی ہے۔اس کے بعد مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت فیوضہم نے اختتامی دعا فرمائی۔بحمداللہ تعالیٰ! پروگرام میں ہر طبقے کے احباب خصوصاً علماء کرام نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔اس کے بعد حضرات نے مرکز ختم نبوت کا مکمل جائزہ فرمایا۔بعد ازاں مفتی محمد یونس کے ادارہ جامعہ بیت العلم میں نماز مغرب ادا فرمائی، پھر حضرت مولانا غلام مرتضیٰ کی رہائش پر علماء کرام کے ہمراہ عشائیہ ہوا۔اللہ تعالیٰ اس زیر تعمیر مرکز کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائے اور تمام ساتھیوں کے تعاون اور محنت کو قبول فرمائے۔اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو تادمِ آخر ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔آمین۔

مرکزی قائدین کا تبلیغی دورہ قصور اور اوکاڑہ

رپورٹ: مولانا عبدالرزاق مجاہد

پہلا پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹رنومبر کو ختم نبوت کانفرنس جامعہ محمودیہ رینالہ ضلع اوکاڑہ میں ہوئی، جس میں قاری شفقت کی تلاوت، عظیم ثناخواں عبدالباسط حسانی اسلام آباد اور خالد محمود کی خوبصورت نعت ہوئی۔ بیان حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا ہوا۔

دوسرا پروگرام: بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس جامعہ امدادیہ حجرہ شاہ مقیم میں قاری حسن صدیقی کی تلاوت، خالد محمود اور مولانا عبدالقیوم جیٹھ پور والوں کی نعت اور مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا محمد اکرام طوفانی کا خطاب ہوا، مہمانوں کی ضیافت کے فرائض خطیب شہر مولانا نصراللہ ضیاء اور مفتی ساجد الرحمٰن اور دیگر احباب نے سرانجام دیے۔

تیسرا پروگرام: ۲۰رنومبر بعد نماز ظہر منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ قاری عبدالستار کی تلاوت ہوئی، مولانا معاویہ نے نقابت کی، نعت رسول مقبول بابر سلطان بیگ نے پیش کی۔ عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت، مولانا محمد اکرم طوفانی اور جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر سید انور شاہ بخاری کا بیان ہوا اور دعا بھی کرائی۔

چوتھا پروگرام: ختم نبوت کانفرنس بھیر سو ہڈیاں ضلع قصور میں ہوئی۔ مولانا معاویہ کی نقابت، مولانا آصف عزیزی کا نعتیہ کلام، مولانا ابوبکر شیخوپوری اور مولانا محمد اکرم طوفانی کا ایمان پرور بیان ہوا۔ میزبانی کے فرائض قاری ارشد، مولانا ابوبکر و دیگر احباب نے ادا کیے۔ مولانا زبیر احمد بھیر والوں نے خصوصیت سے شرکت کی۔

پانچواں پروگرام: ۲۱رنومبر گیارہ بجے مدرسہ تعلیم القرآن میں ۱۱ بچوں کے تکمیل قرآن کی تقریب سے مولانا محمد اکرم طوفانی اور مہتمم مدرسہ قاری طاہر کھڈیاں ضلع قصور والوں کا بیان ہوا۔

چھٹا پروگرام: ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عشاء نئی مسجد قصور میں ہوئی۔ قاری مشتاق احمد رحیمی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کی تلاوت، مولانا نعیم الرحمٰن قصوری کی خصوصی نعت ہوئی، میاں محمد معصوم انصاری نے خصوصی مہمان حاجی نعیم صفدر انصاری ایم پی اے کا شکریہ ادا کیا۔ نقابت عبدالرزاق مجاہد نے کی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان ہوا۔ میزبانی کے فرائض حاجی محمد اکرم انصاری، حاجی اللہ داد انصاری، حاجی اصغر انصاری نے سرانجام دیے۔ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر سید زہیر شاہ ہمدانی نے سرپرستی فرمائی۔

ساتواں پروگرام: ۱۱ بجے کوٹ رادھا کشن جامعہ فضیلت للبنات میں مولانا عبدالحق مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کوٹ رادھا کشن کا بیان ہوا۔

آٹھواں پروگرام: بعد نماز ظہر جامعۃ الحسن سنگاری میں طلبا کے اجماع سے بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد خانکے موڑ میں پروگرام ہوا، تلاوت، حافظ عثمان کی نعت، عبدالرزاق مبلغ ختم نبوت اور مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان ہوا۔

۳ردسمبر بعد نماز عشاء محفل حمد ونعت وسیرت ختم الرسل میں حافظ افتخار فخر، مولانا سیف الرحمٰن قصوری و دیگر نعت خوانوں نے خوبصورت کلام پیش کیے۔ جامع مسجد گنبد والی کے خطیب جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی نے سرپرستی فرمائی۔ قاری مشتاق احمد رحیمی کی تلاوت، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا بیان ہوا۔ سید عاصم شاہ ہمدانی، سید مطیع الرحمٰن شاہ، قاری حبیب اللہ قادری نے بھی خصوصی شرکت فرمائی۔ پورے اجتماع کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

مولانا عبدالقدوس خان کی رحلت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

معروف تاجر وناشر کتب مولانا عبدالقدوس خان چند ماہ قبل ۷۴سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف نے ”مکتبہ سید احمد شہید“ کے نام سے اکوڑہ خٹک خیبر پختونخوا میں کتب خانہ قائم کیا ہوا تھا۔ جامعہ امدادیہ فیصل آباد سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ علوم دینیہ سے فراغت کے بعد دینی کتب کی تجارت ونشر واشاعت کا پیشہ اختیار کیا۔ کئی ایک مفید دینی، درسی وغیر درسی کتب شائع کیں۔ راقم کے قیام لاہور کے زمانہ میں ان سے کبھی کبھی ملاقات ہو جاتی۔ بہت تیز اور ہوشیار تاجر تھے، کچھ عرصہ لاہور میں تجارت کرتے رہے، پھر اکوڑہ خٹک میں دارالعلوم حقانیہ کے بالمقابل ریلوے لائن کراس کر کے مکتبہ شروع کیا۔ اللہ پاک نے انہیں کاروبار میں وسعت عطا فرمائی، لیکن شوگر جیسی موذی مرض نے انہیں لپیٹ میں لے لیا اور شوگر کے اثرات گردوں اور جگر پر پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے موت کی آغوش میں چلے گئے۔ شعبان المعظم میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا ختم بخاری کا جلسہ ہوتا ہے، جو رائیونڈ کے اجتماع کا منظر پیش کرتا ہے۔ ۱۴۳۸ھ کے ختم بخاری کے جلسہ کے موقع پر ان کا انتقال ہوا۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقراء اور عوام الناس نے شرکت کی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے مخصوص حقانی قبرستان میں تدفین نصیب ہوئی۔ پسماندگان میں بیوہ، ۳ بیٹے اور ۳ بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیئات سے درگزر فرمائیں۔

سلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

بمقام دارالعلوم مدنیہ (الاخوان مسجد) بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، دستگیر سوسائٹی کراچی

بتاریخ

7 جنوری 2018ء

بمطابق

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ

بروز اتوار

بعد نماز مغرب

ان شاء اللہ ★★★

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

ان شاء اللہ

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

سید المحدثین ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ

نمونہ اسلاف حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا عبدالکریم فاروقی صاحب مدظلہ

مدیر اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ

شاہین ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خطیب اسلام فخر جمعیت حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب مدظلہ

مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان

استاذ القراء حضرت قاری اکبر مالکی صاحب مدظلہ

خطیب ختم نبوت خطیب اسلام حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ

مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا حافظ اشفاق احمد صاحب مدظلہ

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ضلع وسطی کراچی

برائے رابطہ

0333-3088696

0333-3946566

پشاوری پرنٹرز 0315-3796371 0331-3796371 کراچی